عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

قیمت ۸ روپے

جلد: ۲۶ | ۱۱ تا ۱۷/ رمضان ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰/ ستمبر ۲۰۰۷ء | شمارہ: ۳۶

زکوۃ کی فضیلت و احکام

غزوہ بدر
حق و باطل کا پہلا معرکہ

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہؓ

مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری

بیمار، بوڑھے اور کمزور کا روزہ

بشیر احمد خان، اٹک

س:...... ایک آدمی بہت ہی بیمار بوڑھا اور کمزور ہے، روزہ رکھنے کی سکت نہیں ہے، مگر ساتھ ہی وہ بہت ہی غریب بھی ہے اور روزے کا فدیہ دینے کا استطاعت بھی نہیں رکھتا، اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج:...... جو شخص ایسا بوڑھا اور کمزور ہو کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور روزہ کے فدیہ کی استطاعت بھی نہ رکھتا ہو، اور اسی حال میں مر جائے تو اس سے مواخذہ نہیں ہوگا۔

س:...... ایک آدمی بہت ہی ضعیف اور بیمار ہے حتی کہ وہ لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھنے کے قابل ہے اور بیٹھ کر بھی نماز نہیں پڑھ سکتا، اب ایسا آدمی جو بیٹھ بھی نہ سکے وہ وضو کس طرح کرے؟ جبکہ بغیر وضو کے نماز بھی نہیں ہوتی؟

ج:...... اگر اس کو دوسرا وضو کرانے والا نہ ہو تو تیمم کر کے نماز ادا کیا کرے۔

س:...... سنا ہے کہ بغیر وضو کے قرآن مجید کی تلاوت کرنا حتی کہ قرآن مجید کو ہاتھ لگانا بھی مناسب نہیں، جبکہ قرآن مجید کے کسی بھی پارے کو بغیر وضو کے پڑھنے اور ہاتھ لگانے میں کوئی حرج نہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

ج:...... بغیر وضو کے نماز پڑھنا اور قرآن کریم کو ہاتھ لگانا جائز نہیں، ہاں البتہ بلا وضو قرآن کریم کی زبانی تلاوت کی جاسکتی ہے۔

نماز روزہ کے ساتھ غلط کاری

ایس آر حسین، امریکا

س:...... ہمارے ایک دوست ہیں جو صوم وصلوٰۃ کے مکمل پابند ہیں، رمضان المبارک کے روزے پورے رکھتا ہے، اور تراویح کی ادائیگی بھی کرتے ہیں، اس کے ساتھ وہ حج وعمرہ ادا کر چکے ہیں، لیکن اس کا کاروبار غیر شرعی ہے، مثلاً اس کا شراب کا اسٹور ہے، اس کے ساتھ وہ لاٹری کے ٹکٹ بھی فروخت کرتا ہے، معلوم یہ کرنا ہے کہ اس کی نمازیں، روزے اور عمرہ قبولیت کا درجہ رکھتی ہے یا نہیں؟

ج:...... نماز اور روزہ الگ الگ اور مستقل فرائض ہیں، اور گناہوں سے بچنا مستقل ایک فرض ہے، لہٰذا جو شخص نماز روزہ کرتا ہے! اور پھر یہ خرافات بھی کرتا ہے تو بلاشبہ نماز، روزہ کا بوجھ تو اس کے سر سے ٹل جائے گا مگر ان غلاظتوں اور گناہوں کا وبال اس کے سر پر رہے گا اور کل قیامت کے دن اس کو اس کی پاداش میں سزا بھگتنا ہوگی، الا یہ کہ وہ توبہ کرے یا اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس کو معاف کردے۔

تراویح بیس رکعت ہیں

ہما صدیقی، کینیڈا

س:...... رمضان المبارک میں تراویح کی کتنی رکعات ہیں؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ تراویح کی بیس رکعات ہیں، اگر آٹھ رکعات پڑھ لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ بعض لوگ آٹھ رکعات پڑھ کر گھر چلے جاتے ہیں، اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

ج:...... تراویح بیس رکعات ہیں، اس پر حضرات صحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور چودہ صدیوں کی پوری امت کا اجماع ہے، آج بھی مرکز وحی مکہ ومدینہ میں جاکر دیکھا جاسکتا ہے، بیس رکعت ہی تراویح پڑھی اور پڑھائی جاتی ہیں، جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ تراویح آٹھ رکعت ہے، ان کو شاید پوری امت بلکہ صحابہ و تابعین سے اختلاف ہے، آپ ہی فیصلہ فرمائیں کہ صحابہ کرام سچے تھے یا یہ سچے ہیں؟

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا سعید احمد جلالپوری
علامہ احمد میاں حمادی — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
صاحبزادہ سید محمد سلیمان بنوری — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۶ شمارہ:۳۶ ۱۱تا۱۷/رمضان ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۳تا۳۰/ستمبر ۲۰۰۷ء

اس شمارے میں

رحمت و مغفرت کی گھٹا	۴	مولانا سعید احمد جلال پوری
غزوۂ بدر	۶	مفتی مزمل حسین کاپڑیا
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ	۱۰	فرحت علی
زکوٰۃ کی فضیلت و احکام	۱۱	مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی
مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال کفریہ	۱۴	مفتی عبدالرحیم لاجپوری
مولانا سید ارشد مدنی کا دورۂ پاکستان	۱۹	حافظ تنویر احمد شریفی
خبروں پر ایک نظر	۲۳	ادارہ

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

کمپوزنگ
محمد فیصل عرفان

بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک ۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

رحمت ومغفرت کی گھٹا!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

صد ہزار شکر کہ ایک بار پھر اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کی شکل میں ہماری دنیا بنانے‘ آخرت سنوارنے‘ نیکیاں بڑھانے اور گناہوں کو گھٹانے‘ بلکہ مٹانے کا موقع عطا فرمادیا‘ فالحمدللہ علی ذلک!

دوسرے لفظوں میں رحمتِ الٰہی لوٹنے‘ مغفرتِ الٰہی سمیٹنے اور غضبِ الٰہی کی آگ بجھانے کا موسم بہار پھر سے لوٹ آیا اور ہمارے گناہ آلود قلوب کی سوختہ‘ بنجر اور غیر آباد زمین پر رحمت ومغفرت کی گھٹائیں اور فضل وعنایت کے گھنے بادل چھم چھم برس رہے ہیں۔

حصول رحمت اور نفورِ عصیان کے اس سہانے موسم اور رضا ورضوان کی برستی بارش سے کچھ خوش نصیب تو اپنی زندگی بھر کے گناہوں کا بوجھ اتار پھینکیں گے اور رحمت ومغفرت کی جھولیاں بھر بھر کر ”عتق من النار“...... جہنم سے آزادی...... کے مژدۂ جاں فزا کے مستحق قرار پائیں گے‘ یوں وہ گناہوں کا بوجھ اتار کر نئے جذبے اور ولولے سے ایک بار پھر اپنے روٹھے ہوئے رب سے جڑ جائیں گے۔ اور کچھ محروم القسمت ”یا باغی الشر اقصر“ او گناہ کے رسیا! اب تو رک جا‘ کی صلائے عام سے کچھ حاصل نہ کر پائیں گے‘ ایسے ہی حرماں نصیبوں کے لئے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے جبرائیل پر آمین کہتے ہوئے فرمایا تھا:

”ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی۔“

(الترغیب والترہیب‘ ج:۲‘ ص:۹۴)

بلاشبہ رمضان المبارک کا ایک ایک لمحہ رحمت ومغفرت کی نوید اور گناہگاروں کے لئے عید ہے‘ یہ جود وکرم کا مہینہ ہے‘ اس میں طاعات وعبادات کے پیمانے بڑھ جاتے ہیں‘ گناہوں کے مواقع محدود بلکہ مسدود ہو جاتے ہیں‘ جیسے یہ مہینہ کریم ہے‘ اس کا ثواب بھی کریم ہے‘ جو اس کی عزت وتوقیر کرے گا‘ وہ اللہ کے ہاں مکرم ہوگا اور ایسے شخص کا اللہ تعالیٰ جنت کی نعمتوں سے اکرام کریں گے‘ اس کے برعکس خدانخواستہ جس نے اس کی توہین وتخفیف کی‘ وہ عنداللہ ملعون ہوگا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

یہ روزوں کا مہینہ ہے‘ روزہ صرف کھانے پینے اور میاں بیوی کے تعلق سے پرہیز کا نام نہیں‘ بلکہ محرمات الٰہیہ سے رُک جانے کا نام ہے‘ جیسے اس ماہ میں ہم دن کو کھانے پینے اور میاں بیوی کے تعلقات سے باز رہتے ہیں‘ ایسے ہی سر سے لے کر پیر تک ہمارے ہر ہر عضو کو روزہ ہونا چاہئے‘ ہمارا کوئی عضو معصیت کا ارتکاب نہ کرے‘ بلکہ رمضان شروع ہوتے ہی ہم اپنے دل ودماغ کو باور کرائیں کہ آج سے ہم روزہ دار ہیں‘ اس لئے روزہ دار کو چاہئے کہ ہر روز صبح ہوتے ہی اپنے اس عزم کی تجدید کیا کرے اور ہر ہر عضو کو مخاطب کر کے کہے کہ تجھے روزہ ہے‘ مثلاً:

الف:...... زبان سے کہے: آج تجھے جھوٹ‘ جھوٹی گواہی‘ چغل خوری‘ غیبت‘ فضولیات اور لغویات سے روزہ ہے۔

ب:...... اسی طرح آنکھوں سے کہے: تمہیں بدنظری‘ بدنگاہی‘ محرماتِ شرعیہ کی طرف دیکھنے‘ ٹی وی‘ وی سی آر‘ کیبل نیٹ ورک سے روزہ ہے۔

ج:...... کانوں کو مخاطب کر کے کہے کہ: غلط بات‘ جھوٹ‘ غیبت‘ چغل خوری‘ گانا بجانا اور غیر محارم کی آواز سننے سے تمہیں روزہ ہے۔

و:...... ہاتھوں سے کہے: غلط جگہ ہاتھ لگانے' نامحرم کو مس کرنے' کم تولنے' کم بیچنے اور خرید وفروخت میں کمی زیادتی' غل وغش اور دھوکا دینے سے آپ کو روزہ ہے۔

و:...... پاؤں سے کہے کہ: غلط قدم اٹھانے' گناہ کی طرف چلنے' ظلم وزیادتی میں تعاون کے لئے قدم اٹھانے سے تمہیں روزہ ہے۔

و:...... پیٹ کو بطور خاص اس کی طرف متوجہ کرے کہ: تم نے حلال پر روزہ رکھ تو لیا' اب دیکھتے ہیں کہ افطار کس سے کرتے ہو؟ حلال سے حرام سے؟ لہٰذا حرام کا لقمہ تیرے اندر نہیں جانا چاہئے' اسی لئے حرام' ناپاک' چوری اور دھوکے سے کمائے ہوئے مال سے اجتناب کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاک کو ہی قبول فرماتے ہیں' اگر کسی نے حلال سے روزہ رکھا اور حرام سے افطار کیا تو ایسے روزے کی اللہ کے ہاں کوئی قدر وقیمت نہیں' بلکہ باعث عذاب اور ذریعہ عتاب ہوگا۔

اس احساس وفکر کو صبح وشام بلکہ دن بھر دہراتا رہے تو انشاء اللہ! اس کا روزہ اس کی زندگی میں انقلاب کا ذریعہ ثابت ہوگا' اس کے برعکس جس نے روزہ رکھ کر معاصی سے اجتناب نہ کیا' بلکہ محض کھانے پینے اور میاں بیوی کے تعلق سے اجتناب کو روزہ سمجھ لیا' تو عین ممکن ہے کہ اس کو سوائے بھوکا پیاسا رہنے کے کچھ فائدہ حاصل نہ ہو' چنانچہ ایسے ہی لوگوں کے لئے ارشاد ہے:

''رب صائم لیس له من صیامه الا الجوع و رب قائم لیس له من قیامه الا السهر۔''

(مشکوٰۃ ص:۱۷۷)

ترجمہ:...... ''بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو روزے کے ثمرات میں سے بھوکا (پیاسا) رہنے کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا' اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں کہ ان کو رات کو جاگنے (کی مشقت) کے سوا کچھ بھی نہیں ملتا۔''

جن خوش نصیبوں کو رمضان کے لمحات میسر آئے ہیں' ان کو ان لمحات کی قدر کرنی چاہئے' انہیں رحمت ومغفرت الٰہی کی متاع عزیز اپنے دامن میں امکان بھر سمیٹنے کی سعی وکوشش اور محنت وجد وجہد کرنا چاہئے' مبادا آئندہ اس کا موقع میسر نہ آئے' نیز انہیں سال بھر' بلکہ زندگی بھر کے گناہوں کے بوجھ کو ندامت وتوبہ کی مدد سے اپنی گردن سے اتار پھینکنا چاہئے اور دل ودماغ پر گناہوں کی غلاظت وگندگی اور سیاہی کو انابت ورجوع الی اللہ کے آب زلال سے دھو کر اپنے قلب کو مصفیٰ کر لینا چاہئے' نامعلوم آئندہ ہم زندہ رہیں یا نہ رہیں' بلاشبہ بہت سے ہمارے مسلمان بھائی جو سال رفتہ اس ''موسم بہار'' کی رحمتوں سے بہرہ ور تھے' آج وہ اس دنیا میں نہیں ہیں اور وہ اس مقدس ماہ کی برکتیں سمیٹنے سے قاصر ہیں' بلکہ اب وہ اپنے نامۂ اعمال میں ایک نیکی کے اضافے پر بھی قدرت نہیں رکھتے۔

اس لئے رمضان المبارک میں عام دنوں سے ہٹ کر ہماری نیکیوں کی مقدار بڑھ جانا چاہئے' غیر حافظ حضرات' روزانہ کم از کم تین سے پانچ اور حافظ حضرات' کم از کم دس پاروں کی تلاوت' ایک بار صلوٰۃ التسبیح' اشراق' اوابین' تہجد کے علاوہ درود شریف' استغفار اور ذکر کی کثرت کو معمول بنائیں' اسی طرح اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال اور جہنم سے پناہ مانگنے کو اپنے اوپر لازم کر لیں۔

گھر کی خواتین بھی اس میدان میں مردوں سے پیچھے نہ رہیں' کیونکہ جنت کی صرف مردوں کو ہی نہیں' عورتوں کو بھی ضرورت ہے اور مغفرت ورحمت الٰہی کی وہ بھی خواستگار ہیں۔

اسی طرح فضولیات ولغویات سے اجتناب' کم بولنے اور زیادہ تر ذکر وتلاوت کی عادت بنائیں۔

کوشش کریں کہ ''فضائل رمضان'' اور ''اکابر کا رمضان'' نامی دونوں کتب کا رمضان میں ایک بار غور وفکر سے مطالعہ ہو جائے۔

اس سے انشاء اللہ! رمضان کی اہمیت وعظمت دل میں بیٹھے گی' معمولات پر پابندی میں آسانی ہوگی' اکابر کے معمولات اور ان کی جہد ومجاہدے کی تفصیلات پڑھنے سے ان کے نقش قدم پر چلنے کا جذبہ پیدا ہوگا اور اپنے نام نہاد اعمال پر عجب وغرور اور پندار سے حفاظت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ماہ مبارک کی مقدس ساعات کی قدردانی کی توفیق بخشے اور ہماری مغفرت کا فیصلہ فرمادے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

غزوۂ بدر

حق و باطل کا پہلا معرکہ

> فضائے بدر پیدا کر، فرشتے تیری نصرت کو
> اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

مفتی مزمل حسین کاپڑیا

سن ۲ ہجری کا سال اس لحاظ سے نہایت اہمیت کا حامل ہے کہ بہت سے اسلامی احکام اس سن میں پیش آئے مثلاً تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا اور خانہ کعبہ مسلمانوں کا مستقل قبلہ تجویز ہوا اور پھر ماہ رمضان المبارک کے روزے فرض کئے گئے، اور بہت سے احکامات میں سے ایک اہم حکم یہ تھا کہ مظلوم مسلمانوں کو قتال کی اجازت دی گئی کہ جنھوں نے مکہ مکرمہ کی زندگی میں کفار کی تکالیف برداشت کیں، ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے، لیکن ان کو اقدام تو کجا، اپنے دفاع میں تلوار اٹھانے کی اجازت تک نہ تھی، حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو ابوجہل نے برچھا مار کر شہید کیا، حضرت بلال اور حضرت خباب رضی اللہ عنہما پر کفار نے مکہ کی سخت گرمی میں کیا کیا ستم نہیں ڈھائے لیکن نہ خود مظلوموں نے اور نہ کسی اور مسلمان نے تلوار اٹھائی، اس لئے کہ بارگاہ رسالتؐ سے اس کی اجازت ہی نہ تھی۔

بہر حال اب صفر المظفر سن ۲ ہجری میں قتال و جدال کی اجازت ملی لیکن یہ اجازت اس کے ساتھ مشروط تھی کہ اگر کفار خود ابتداء کریں تو مسلمانوں کو اس کے جواب میں قتال کی اجازت تھی کہ جو تم سے لڑے اس سے تم بھی قتال کرو اور جو نہ لڑے اس سے تم بھی نہ لڑو، لیکن اس کے بعد مطلقاً حکم آیا کہ اب سارے کفار و مشرکین سے مقابلہ کرو، چاہے وہ لڑائی کی ابتدا کریں یا نہ کریں اور اس کی حکمت یہ بتائی گئی، ارشاد ربانی ہے، جس کا مفہوم ہے کہ:

”تم ان سے قتال کرو، یہاں تک کہ (کفر کا) فتنہ ختم ہوجائے اور خدا کے دین کی سربلندی ہو۔“

یعنی یہ اجازت اپنی ذات کے لئے نہ تھی، اپنی ذاتی عداوت کا بدلہ لینے اور اپنے ذاتی جذبۂ عداوت کی تسکین کے لئے نہ تھی بلکہ اس جہاد و قتال کی اجازت محض اور محض اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے اور دین اسلام کی سربلندی کے لئے اور خدا کے دین حق کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے اور کفر و شرک کے فتنہ کی سرکوبی کے لئے تھی۔

قتال و جدال کی اجازت کے بعد کفار کے ساتھ مسلمانوں کی جنگ کا سلسلہ شروع ہوگیا، بعض جنگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بہ نفس نفیس شرکت فرمائی، ایسی جنگوں کو اصطلاح شریعت میں غزوات کہا جاتا ہے، جمہور مورخین کے نزدیک ان کی تعداد ۲۷ ہے، پھر ان غزوات میں بھی بعض تو وہ ہیں، جن میں قتال لڑائی کی نوبت ہی نہیں آئی اور بعض وہ ہیں جن میں مسلمانوں اور کفار میں دست بدست جنگ ہوئی، ایسے غزوات کی تعداد ۹ ہے، ان نو غزوات میں سے سب سے پہلا غزوہ سے غزوۂ بدر ہے۔

سن ۲ ہجری ماہ رمضان المبارک کی ۱۷/ تاریخ بمطابق ۱۳/ مارچ ۶۲۴ء جمعۃ المبارک کے دن حق و باطل اور کفر و اسلام کا وہ پہلا عظیم الشان معرکہ پیش آیا، جسے اسلامی تاریخ میں غزوۂ بدر اور قرآن کریم کی اصطلاح میں ”یوم الفرقان“ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اگرچہ ابتدائی واقعات کے لحاظ سے یہ غزوہ زیادہ عظیم معلوم نہیں ہوتا، لیکن نتائج کے اعتبار سے نہایت اہم ہے، اس غزوہ میں یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ اب اسلام ایک قوت بن چکا ہے، جس کو مٹانا ممکن نہیں، غزوۂ بدر نے کفر و اسلام، ہدایت و گمراہی کے فرق کو واضح کردیا، حق و باطل کے درمیان حد فاصل قائم کردی اور اب حق و باطل اور کفر و اسلام میں سے کسی بھی راہ کو اختیار کرنے والے کے لئے راستہ کا تعین آسان ہوگیا، حقیقت یہ ہے کہ بدر کا یہ معرکہ اتنا عظیم الشان ہے کہ تاریخ اسلام کے عظیم ترین غزوات کے لئے یہ اساس اور بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔

غزوۂ بدر کے اسباب اور اس غزوہ میں ابتداء سے لے کر انتہا تک پیش آنے والے واقعات کا تفصیلی جائزہ پیش کیا جائے تو اس کے لئے ضخیم دفاتر بھی کم ہیں، مورخین اور سیرت نگار مصنفین نے اس پر تفصیل سے لکھا ہے، ذیل میں غزوۂ بدر کا ایک مختصر خاکہ پیش کیا جارہا ہے تاکہ ۱۷/ رمضان المبارک سن ۲ ہجری کو پیش آنے والے واقعات ہمارے ذہنوں میں تازہ ہوجائیں اور تلواروں کے سائے میں جو نماز عشق ادا کی گئی تھی، اس کی جھلک تصورات کے دوش پر ہمارے قلب و دماغ میں اتر کر ہمارے اندر جذبہ عشق

کواور جذبہ جہاد کو گرمادے:

ہاں دکھا دے اے تصور پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

غزوۂ بدر کے اسباب

مسلمانوں کو فتنۂ کفر وشرک کی سرکوبی کے لئے قتال وجدال کی اجازت مرحمت کی گئی تھی، چنانچہ کفار اور مشرکین کی طرف سے ہر متوقع فتنہ کے مقابلہ کی تیاری، کفار کے عزائم پر نظر کرنا اور اس کا توڑ تلاش کرنا ایک ناگزیر امر تھا۔

اس وقت مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن قریش مکہ اور کفار مکہ تھے، جو مسلمانوں کو ان کے گھروں سے نکالنے کے بعد بھی ہر وقت مسلمانوں کے درپے آزار تھے اور موقع کی تلاش میں تھے کہ کس طرح ان کو ختم کریں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر خصوصی نگاہ رکھے ہوئے تھے، ماہ جمادی الاخریٰ سن ۲ ہجری جو تقریباً دسمبر اور جنوری کا مہینہ تھا، سردی کا زمانہ تھا اور قریش کا تجارتی قافلہ ابوسفیان کی قیادت میں شام کی طرف جارہا تھا، اس قافلہ میں مکہ کے ہر گھر کا کچھ نہ کچھ حصہ تھا اور اس تجارتی قافلے سے انہیں بڑے منافع کی توقع تھی اور یقیناً جب قافلہ تجارت سے واپس لوٹتا تو اس کے منافع کا ایک کثیر حصہ ضرور مسلمانوں کے خلاف استعمال ہوتا، لہٰذا اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس قافلہ کے تعاقب کے لئے تقریباً ڈیڑھ سو مہاجرین کے ساتھ روانہ ہوئے، اس تجارتی قافلہ کی راہ میں رکاوٹ بننے کا مقصد یہ تھا کہ اس سے قریش مکہ پر اقتصادی دباؤ پڑے گا، اور وہ معاشی بحران میں مبتلا ہوجائیں گے اور اس تجارت سے جو مسلمانوں کو نقصان پہنچ سکتا تھا، اس کا خطرہ کسی حد تک ٹل جائے گا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے ساتھ اس تجارتی قافلہ کی تلاش میں نکلے اور ینبوع (جو کہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے راستہ میں ایک ساحلی علاقہ ہے اور آج کل وہاں ایک شاندار شہر تعمیر ہوچکا ہے) کے قریب ایک مقام تک پہنچے، جس کا نام ذوالعشیرہ ہے لیکن یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ وہ قافلہ تو کئی روز قبل یہاں سے نکل چکا ہے، لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند قبائل سے معاہدہ کرکے واپس مدینہ منورہ تشریف لے آئے، اس دوران ماہ رجب المرجب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت حضرت عبداللہ بن جحش کی قیادت میں روانہ کی جس کے ذمہ تھا کہ وہ قریش کی نقل وحرکت پر نظر رکھے، اتفاقیہ طور پر اس جماعت کی قریش کے ایک چھوٹے سے قافلہ سے مڈ بھیڑ ہوگئی اور کفارہ کا ایک آدمی...... عمرو بن الحضرمی مارا گیا، یہ پہلا کافر ہے جو مسلمانوں کے ہاتھوں مارا

۱۷ رمضان المبارک کو پیش آنے والے اس غزوہ میں ۷۰ مشرکین جہنم واصل اور ۷۰ گرفتار ہوئے

گیا، اس واقعہ کی اطلاع پر قریش مکہ نے انتقام لینے کی ٹھانی، ادھر رمضان کے مہینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ ابوسفیان کا قافلہ شام سے واپس لوٹ رہا ہے، اور مدینہ کے راستہ مکہ مکرمہ کی طرف جائے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو جمع کرکے فرمایا کہ یہ قریش کا قافلہ ہے، جنہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے اموال پر ناجائز قبضہ کرلیا ہے، چلو شاید اللہ پاک یہی قافلہ تمہیں دیدے، مسلمان بڑی عجلت کے ساتھ چل پڑے، جو جس حال میں تھا نکل پڑا ادھر ابو سفیان نے بھی قافلہ کی حفاظت کے پیش نظر شام سے روانہ ہوتے ہی چند جاسوس آگے کی طرف بھیج دیئے تھے، ان جاسوسوں نے اطلاع دی کہ محمد اور اس کے اصحاب تمہارے انتظار میں ہیں، ابوسفیان نے فوراً ایک قاصد مکہ مکرمہ کی طرف یہ پیغام دے کر بھیجا کہ قریش مکہ اپنے قافلہ کو بچائیں اور خود ابوسفیان راستہ بدل کر قافلہ کو دریا کی جانب سے صحیح سلامت لے کر نکل گیا۔ قاصد نے مکہ پہنچ کر اطلاع دی تو کفار مکہ میں ہلچل مچ گئی اور چونکہ ابھی عمرو بن حضرمی کے قتل کا واقعہ بھی تازہ تھا، لہٰذا جوش انتقام میں اور اضافہ ہوگیا اور وہ پوری تیاری کے ساتھ روانہ ہوئے، ابھی راستہ میں ہی تھے کہ ان کو ابوسفیان کا یہ پیغام ملا کہ ”تم صرف اپنے اپنے قافلہ کو بچانے کے لئے آرہے تھے، لیکن اس کو اللہ نے بچالیا اب واپس مکہ کی طرف چلو“ لیکن ابوجہل نے غرور اور تکبر سے سرشار لہجہ میں کہا ”جب تک ہم مقام بدر میں پہنچ کر تین دن تک کھا پی کر اور گا بجا کر خوب مزے نہ اڑالیں اس وقت تک ہرگز واپس نہ ہوں گے۔“

ابوجہل کے ان الفاظ سے قبائل کے جذبات پھر برانگیختہ ہوگئے اور مشرکین کا لشکر پوری تیاری کے ساتھ مقام بدر کی طرف روانہ ہوگیا، اس قافلہ میں اس وقت کون سا جنگی سامان نہ تھا؟ اور قافلے والوں کا دل بہلانے کے لئے کون سی چیزیں نہ تھیں سب ہی کچھ تھا:

تفنگ ونیزہ وخنجر، شراب ونغمہ وساقی

آنحضرت ﷺ کا صحابہ کرامؓ سے مشورہ

ادھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب قریش مکہ کی جنگی تیاریوں کی اطلاع ملی تو آپ نے مہاجرین وانصار کو مشورہ کے لئے جمع فرمایا، بعض حضرات نے مشورہ دیا کہ ہم جنگ کے ارادے سے نہیں نکلے، لہٰذا اس بے سروسامانی کی حالت میں جنگ لڑنا مناسب نہیں، لہٰذا واپس مدینہ لوٹ جایا جائے، لیکن حضرت ابوبکر صدیق ”فوراً کھڑے ہوگئے اور تعمیل ارشاد کا یقین دلاتے ہوئے اپنی جاں نثاری کا اظہار فرمایا کہ: ”آپ کی خاطر تن، من، دھن، سب

حاضر ہے" حضرت عمر بن الخطابؓ نے بھی اسی جاں نثاری کا ثبوت دیا، مہاجرین کے دو بڑے سرکردہ رہنماؤں کے اظہار وفاداری کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظریں انصار پر لگی ہوئی تھیں کیونکہ انصار نے بیعت عقبہ کے وقت یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم اپنے شہر میں آپ کی حفاظت کریں گے اور آپ کے دشمنوں سے لڑیں گے، لیکن اب تو مدینہ منورہ سے دُور بظاہر اتفاقیہ جنگ کا موقع پیش آ گیا تھا، آگے دیکھنا تھا کہ انصار مدینہ ساتھ دیں گے یا نہیں، چنانچہ حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ جو انصار مدینہ میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے، کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! جس چیز کا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے، اس کو انجام دیجئے، ہم سب آپ کے ساتھ ہیں، خدا کی قسم ہم بنی اسرائیل کی طرح یہ ہرگز نہیں کہیں گے کہ: "اے موسیٰ تم اور تمہارا رب جا کر لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں، بلکہ ہم اس کے برعکس یہ کہیں گے کہ: آپ اور آپ کا پروردگار جہاد و قتال کریں ہم بھی آپ کے ساتھ جہاد و قتال کریں گے، حضرت مقدادؓ کے اس رشاد کو حفیظ جالندھری نے اس طرح نظم کیا ہے:

معاذ اللہ مثیل امت موسیٰ نہیں ہیں ہم
جہاں میں پیروان دین ختم المرسلینؐ ہیں ہم
ہمارا فخر یہ ہے ہم غلامانِ محمدؐ ہیں
ہمیں باطل کا ڈر کیا زیر دامانِ محمدؐ ہیں
مسلماں کو ڈرا سکتے ہیں کب یہ نیزہ و خنجر
لڑیں گے سامنے ہوکر، عقب پر دائیں بائیں پر

اس کے بعد حضرت سعد بن معاذؓ جو کہ انصار کے سرداروں میں سے تھے کھڑے ہوئے اور کہا:

اگر ارشاد ہو بحر فنا میں کود جائیں ہم
ہلاکت خیز گرداب بلا میں کود جائیں ہم
نبی کا حکم ہو تو پھاند جائیں ہم سمندر میں
جہاں کو محو کر دیں نعرہ "اللہ اکبر" میں
قریش مکہ تو کیا چیز ہیں دیووں سے لڑ جائیں
سنانِ نیزہ بن کر سینۂ باطل میں گڑ جائیں

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ان بلند عزائم کو دیکھ کر آپ کا چہرۂ انور فرط مسرت سے دمک اٹھا اور چہرۂ نبوت عرش معلیٰ کی طرف اٹھ گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر دعائے خیر فرمائی اور دعا کے بعد مسلمانوں کو فتح و نصرت کی نوید سنائی، چنانچہ مسلمان بھی مدینہ منورہ سے مقامِ بدر کی طرف روانہ ہوگئے۔

کفر واسلام کا لشکر

مقامِ بدر میں کفر اور اسلام دونوں کے لشکر آمنے سامنے ہیں، ایک طرف مشرکین کا ایک ہزار کا لشکر، امراء قریش سرخ اونٹوں پر سوار، ۶۰۰ زرہ پوش، ہر قسم کا سامان اور اسلحہ سے لیس، خیموں کی بہتات اور ۷۰۰ اونٹ ساتھ تھے، مقامِ بدر میں مسلمانوں کی بے سروسامانی کا حال حفیظ جالندھری کے الفاظ میں یہ تھا:

نکل کر شہر سے تعداد دیکھی جاں نثاروں کی
تو گنتی تین سو تیرہ تھی ان اطاعت گزاروں کی
سلاحِ جنگ یہ تھا آٹھ تلواریں تھیں چھ زرہیں
غنا کا رنگ یہ تھا چیتھڑوں میں بیسیوں گرہیں
زیادہ لوگ پیدل تھے سواری پر بہت تھوڑے
کہ ستر اونٹ تھے بہر سواری اور دو گھوڑے
ہلا دیتی تھی کہساروں کو جن کی دھاک، پیدل تھے
جناب حمزہ کیا، خود صاحب لولاک پیدل تھے
نہ زرہیں تھیں، نہ ڈھالیں تھیں نہ خنجر تھے نہ شمشیریں
فقط خاموش تسکیں تھی، فقط پر جوش تکبیریں
کوئی ساماں نہیں تھا ایک ہی سامان تھا ان کا
خدا واحد، نبی صادق ہے، یہ ایمان تھا ان کا
بنا کر اپنے سینوں کی سپر آیت قرآن کو
بظاہر چند تنکے روکنے آئے تھے طوفان کو

ادھر ۱۶/ رمضان المبارک جمعرات کا سورج غروب ہوا دونوں لشکر اپنے اپنے پڑاؤ میں اپنی اپنی من پسند مصروفیتوں میں محو تھے، دونوں لشکروں کی مصروفیتوں کا موازنہ حفیظ جالندھری نے یوں نظم کیا:

وہاں عیش و طرب نے کر دیے افلاک پر بستر
یہاں ان خاکساروں نے جمائے خاک پر بستر
وہاں لحم شتر بھی، کشتی مے کی روانی بھی
برائے ساقی کوثرؐ یہاں کمیاب پانی بھی
وہاں خونخوار تلواروں نے دھاریں سان پر رکھیں
نبوت نے یہاں آنکھیں فقط ایمان پر رکھیں
وہاں بھوکی نگاہیں باوجود فارغ البالی
یہاں آنکھوں میں استغنیٰ مگر جیب شکم خالی
وہاں بوجہل محو استراحت خواب غفلت میں
یہاں اللہ کا محبوب محراب عبادت میں
سلا کر پہلوؤں میں سب کو، سوئی بدر کی وادی
نہ تھا بیدار کوئی ہاں مگر اسلام کا ہادی
یہ پُر انوار آنکھیں اشک کی لڑیاں پروتی تھیں

اندرونِ جنت کے موسم

جنت میں نہ سردی ہے نہ گرمی نہ آفتاب کی شعاعیں نہ تاریکی، بلکہ ایسی حالت ہے جیسے طلوع آفتاب سے کچھ پیشتر ہوتی ہے مگر روشنی میں ہزار ہا درجے اس سے برتر ہوگی جو عرش کے نور کی ہوگی نہ کہ چاند سورج کی چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ اگر وہاں کا لباس زیور زمین لایا جائے تو وہ اپنی چمک دمک سے جہان کو اس قدر روشن کر دے کہ آفتاب کی روشنی اس کے سامنے ماند ہو جائے گی۔

خدا کے سامنے خلق خدا کے غم میں روتی تھیں
پڑے تھے ایک طرف افراد امت خواب راحت میں
محمدؐ کی زباں وقف دعا تھی فکرِ امت میں

کفر واسلام صف بہ صف

۱۷/ رمضان المبارک کو جب صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کی تیاری کی، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی رائے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کے لئے ایک اونچے ٹیلہ پر گھاس پھوس اور کھجور کے پتوں سے ایک چھپر تیار کیا گیا، یہ چھپر ایک ایسے بلند ٹیلہ پر بنایا گیا تھا، جہاں سے پورا میدان کارزار نظر آتا تھا، یہ دنیا کے سب سے جلیل القدر سپہ سالار کا ''کنٹرول روم'' تھا۔

۱۷ویں رمضان المبارک کے سورج کے طلوع کے ساتھ کفر واسلام کے لشکر بھی طلوع ہوئے:

کھڑے تھے روبرو اب صف بہ صف حق، صف بہ صف باطل
ادھر حق سر بکف موجود، ادھر خنجر بکف باطل
ادھر وہ جن کے دم سے ہوگیا اسلام پائندہ
ادھر کفار کی دنیا کا ہر کافر نمائندہ
عیاں تھا ایک جانب نور، ظلمت دوسری جانب
صداقت ایک جانب اور طاقت دوسری جانب
ادھر اعلائے ایماں کو ادھر تکذیب کرنے کو
ادھر تعمیر کرنے کو ادھر تخریب کرنے کو
ادھر مسلم ادھر مشرک ادھر مومن ادھر کافر
پدر مسلم پسر مشرک، پسر مومن پدر کافر
ادھر تقدیر پر شاکر، ادھر تدبیر پر تکیہ
ادھر فضل خدا پر ناز، ادھر شمشیر پر تکیہ
نہ دیکھا تھا کبھی خورشید نے پہلے یہ نظارہ
ادھر ایمان صف آرا، ادھر شیطان صف آراء

مسلمانوں کی صف بندی کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھپر میں تشریف لے آئے۔ اتنے میں مشرکین کی فوج نے لات وہُبل کا نعرہ لگایا، اگلی صف سے سردار لشکر، رئیس مکہ، عتبہ بن ربیع نکلا، پیچھے شیبہ اور ولید چلے آئے، اسلامی لشکر کے آگے کھڑے ہوکر انہوں نے للکارا'' جسے موت کی آرزو ہو آگے بڑھے'' تین انصاری مقابلے کے لئے نکلے، عتبہ نے کہا: تم ہم سے لڑو گے؟ جاؤ محمد کے گھرانے والوں کو بھیجو، مسلمانوں کے لشکر سے مہاجرین نکلے اور لشکر اسلام سے ''یا حی یا قیوم'' کا نعرہ بلند ہوا، حضرت حمزہؓ کے مقابلہ میں عتبہ بن ربیع مارا گیا، حضرت علیؓ کے آگے ولید جیسا بہادر پڑا دم توڑ رہا تھا، جبکہ عبیدہ اور شیبہ دونوں زخمی ہوگئے تھے، حضرت علیؓ اور حضرت حمزہؓ نے حضرت عبیدہ کو سہارا دیا اور شیبہ کو قتل کردیا، اپنے تین بہادروں کو اس طرح ختم ہوتا دیکھ کر مشرکین مکہ نے مسلمانوں پر ہلہ بول دیا اور حق و باطل ایک دوسرے پر جھپٹ پڑے، اب عام جنگ شروع ہوگئی۔ حضرت حمزہؓ، علیؓ، زبیرؓ، ابو دجانہؓ، مقدادؓ اور سعد جیسے شیر اپنے کچھار سے نکل چکے تھے۔

نبی کریم ﷺ کی دعا

اس دوران جبکہ گھمسان کی جنگ ہورہی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کو ساتھ لئے ہوئے چھپر کے دروازے پر کھڑے ہوگئے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب واحباب کی قلت اور بے سروسامانی کو اور دشمن کی کثرت اور قوت کو دیکھا تو نماز کے لئے کھڑے ہوگئے اور دیر تک ہاتھ پھیلائے ہوئے یہی دعا فرماتے رہے کہ: ''اے اللہ! اگر یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو پھر زمین پر تیری پرستش نہیں ہوگی۔''

تیرے پیغام کی آیات ہیں ان کی زبانوں پر
مدار قسمت توحید ہے ان چند جانوں پر
اگر اغیار نے ان کو جہاں سے محو کر ڈالا
قیامت تک نہیں پھر کوئی تجھ کو ماننے والا
الٰہی اب وہ عہد لیلۃ المعراج پورا کر
محمدؐ سے جو وعدہ ہوچکا ہے آج پورا کر

اللہ تعالیٰ نے فتح ونصرت کا وعدہ فرمایا تھا، اس کو پورا بھی فرمایا، مسلمانوں کو فتح ہوئی اور مشرکین کو شکست ہوئی۔ ۷۰ صنادید قریش جہنم واصل ہوئے اور ۷۰ گرفتار ہوئے۔ ابوجہل انصار کے دو نوجوانوں معاذ اور معوذ کے ہاتھوں زخمی ہوا، اور بعد ازاں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کا سر کاٹا، ابوجہل کے علاوہ قریش مکہ کے بہت سے جگر پاروں کو عبرت ناک موت کا سامنا کرنا پڑا۔

مسلمانوں میں چودہ صحابہ کرامؓ کو شہادت نصیب ہوئی:

شہادت آخری منزل ہے انسانی سعادت کی
وہ خوش قسمت ہیں مل جائے جنہیں دولت شہادت کی
شہادت پاکے ہستی زندۂ جاوید ہوتی ہے
یہ رنگیں شام صبح عید کی تمہید ہوتی ہے
اسی رنگت کو ہے ترجیح اس دنیا کی زینت پر
خدا رحمت کرے ان عاشقان پاک طینت پر

(باقی صفحہ ۲۶)

جنت کا پاکیزہ ماحول

جنت میں ظاہری کثافت وغلاظت یعنی پیشاب، پاخانہ، حدث، تھوک، بلغم، ناک کا رینٹ، پسینہ، میل بدن وغیرہ بالکل نہ ہوں گے، صرف سر پر بال ہوں گے اور داڑھی مونچھ ودیگر قسم کے بال جو جوانی میں پیدا ہوتے ہیں، بالکل نہ ہوں گے اور نہ کوئی بیماری ہوگی اور باطنی کثافتوں یعنی کینہ، بغض، حسد، تکبر، عیب جوئی، غیبت وغیرہ سے دل صاف ہوں گے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

ایک ایسی ہستیِ معتبر، جس کے علم و فضل کا ایک زمانہ معترف ہے

جس کی عقل و دانش سے مسلمانوں نے کمال درجے کا فیض پایا

ایک ایسی ہستیِ معتبر، جس کے علم و فضل کا ایک زمانہ معترف ہے جس کی عقل و دانش سے مسلمانوں نے کمال درجے کا فیض پایا ہو، جو اپنے والد محترم صدیق اکبرؓ کے بعد خود بھی صدیقہؓ کہلائی گئیں تو اس اسوۂ سیرت کا چند صفحات میں احاطہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے سمندر کو کوزے میں بند کرنا، جبکہ کوزے کا ظرف اتنا نہ ہو کہ سمندر کی سربلند لہروں کا مقابلہ کر سکے، قلم میں اتنا یارا نہیں کہ عائشہ صدیقہؓ کے فضل و کمال کا احاطہ کر سکے، نہ لفظوں میں اتنی وسعت ہے کہ وہ آپؓ کی صداقت اور فیوض عام کا بیان کر سکے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کی فضیلت کے کئی مدارج ہیں اور ہر درجہ اپنی اپنی جگہ کامل ہے، آپؓ کا نام عائشہ، صدیقہ اور حمیرا لقب تھا اور صاحب اولاد نہ ہونے کے سبب اپنے بھانجے عبداللہ کی نسبت سے ام عبداللہ کنیت، والد رفیق اعظم اور صدیق اکبر حضرت ابوبکرؓ اور والدہ کا نام زینب تھا۔ عائشہؓ آنحضورؐ کی بعثت کے چار سال بعد شوال کے مہینے میں تولد ہوئیں۔ صدیق اکبرؓ کا دولت کدہ اس وقت تک آفتاب اسلام کی کرنوں سے منور ہو چکا تھا، اس لحاظ سے حضرت عائشہؓ اسلام کی ان قابل رشک ہستیوں میں سے ہیں جن کے کانوں میں کبھی کفر و شرک کی آواز نہیں پڑی۔ اس سلسلے میں خود عائشہ صدیقہؓ کا ارشاد ہے: ''جب سے میں نے اپنے والدین کو پہچانا انہیں مسلمان پایا۔''

تمام ازواج مطہراتؓ میں یہ شرف صرف حضرت عائشہؓ کو حاصل ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی اور آخری کنواری بیوی تھیں، کہا جاتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رفاقت کی یہ ایک اعلیٰ مثال تھی کہ انہوں نے اپنی کم سن اور نابالغ صاحبزادی کا عقد مسنونہ ۱۰ نبوی میں آنحضرت ﷺ سے کر دیا، پانچ سو درہم مہر قرار پایا تھا، اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر چھ برس کی تھی۔

یہ بات بہت زیادہ زیر بحث رہی ہے کہ رسول

فرحت علی

خدا کو حضرت عائشہؓ سے شادی کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ مباحثہ کرنے والے زیادہ تر مغربی لوگ رہے ہیں جو اس حکمت کو نہیں پہچان سکے جو اللہ نے اس شادی میں پوشیدہ رکھی تھی اور بعد میں عام ہوئی، اللہ تعالیٰ اس جہان کا خالق ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ کب کیسے اور کتنے دنوں تک کس کی ضرورت ہے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہراتؓ معمر تھیں اور نہیں کہا جا سکتا تھا کہ وہ طویل عمر پائیں کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ تر شادیاں کسی نہ کسی مصلحت کے تحت ہوئی ہیں، ان میں زیادہ تر یا تو بیوہ تھیں یا پھر مطلقات، اس کے علاوہ ایک اہم بات یہ بھی تھی کہ وہ مسلمان پیدا نہیں ہوئی تھیں، چنانچہ ضرورت تھی کہ ایک ایسی معتبر ہستی ہونی چاہیے، جس نے نہ صرف اسلامی ماحول میں پرورش پائی ہو بلکہ ذہین و فطین اور غیر معمولی حافظہ کی بھی مالک ہو اور اتنی کم عمر ہو کہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد طویل عرصے تک مسلمانوں میں رہ کر رسول خدا کی زندگی کے تمام پہلوؤں کی وضاحت کرتی رہے، حتیٰ کہ علم حدیث میں مسلمان کامل ہو جائیں اور رسول خدا کی سیرت پاک اور زندگی کا کوئی رخ پوشیدہ نہ رہ جائے۔

چنانچہ اس ضرورت کو حضرت عائشہؓ نے پورا کیا وہ آنحضور ﷺ کی وفات کے بعد تقریباً ۴۸ سال بقید حیات رہیں آپؐ کی وفات کے وقت حضرت عائشہ صدیقہؓ صرف اٹھارہ سال کی تھیں، یہ وقت ہوتا ہے جب انسانی حافظہ مکمل ہو چکا ہوتا ہے اور اس پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے، آنحضور ﷺ انہی خوبیوں کی بدولت حضرت عائشہؓ کو اپنی تمام ازواج مطہراتؓ سے زیادہ چاہتے تھے کہ وہ سب سے کمسن بیاہ کر آئی تھیں، ان کا بچپن آنحضور ﷺ کا دیکھا ہوا تھا وہ ان کی یادداشت، ذہانت اور خطابت سے واقف تھے، وہ ان کے رفیق کامل کی چہیتی بیٹی تھیں اور سب سے بڑی بات یہ کہ آنحضور ﷺ ہی ان کی زندگی کے پہلے اور آخری مرد تھے جب کہ دوسری ازواج کے ساتھ یہ معاملہ نہیں تھا، وہ پہلے ہی سے شادی شدہ تھیں۔

حضرت ابوبکرؓ کی خواہش تھی جس بیٹی کو انہوں نے زیور دین سے آراستہ کیا ہے، اسے آنحضور ﷺ کی رفاقت کامل بنا دے اور وہ آپ کے خانۂ اطہر میں کنیز بن کر رہائش پذیر ہو جائیں، یہی وجہ تھی کہ انہوں نے بذات خود خولہ بنت حکیم کے ذریعے آپ کو پیغام بھیجا تھا، نکاح پہلے ہوا تھا اور رخصتی ہجرت مدینہ کے بعد سن ا ہجری میں عمل میں آئی تھی اس نکاح سے اس رسم کا بھی خاتمہ ہوا تھا کہ منہ بولے بھائی کی بیٹی سے شادی جائز نہیں۔

حضرت عائشہؓ کی فضیلت کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ خدائے بزرگ و برتر نے خود ان کی پاک دامنی اور پاکیزگی کی گواہی دی، اس کا قرآن

(باقی صفحہ ۲۶ پر)

زکوٰۃ کی فضیلت و احکام

مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی

زکوٰۃ اسلام کا اہم ترین رکن ہے، قرآن کریم میں اس کی بار بار تاکید کی گئی ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں بھی اس کی اہمیت وافادیت اور اس کے ادا نہ کرنے کے وبال کا ذکر بہت نمایاں کیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''جو لوگ سونے چاندی کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو، جس دن ان سونے چاندی کے خزانوں کو جہنم کی آگ میں تپا کر ان کے چہروں، ان کی پشتوں اور ان کے پہلوؤں کو داغا جائے گا، اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ تمہارا مال ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا، اس پر اپنے جمع کئے کی سزا چکھو۔'' (التوبہ ۳۴،۳۵)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: (۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، (۲) نماز قائم کرنا، (۳) زکوٰۃ ادا کرنا، (۴) بیت اللہ کا حج کرنا، (۵) رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ: ''جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی، اس نے اس کے شر کو دور کردیا۔'' (کنز العمال حدیث: ۱۵۷۷۸، مجمع الزوائد ص: ۶۲، ج:۳)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: ''جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا قیامت میں اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اور اس کی گردن سے لپٹ کر گلے کا طوق بن جائے گا۔'' (نسائی ص:۳۳۳، ج:۱، ابن ماجہ ۱۲۸، ج:۱)

نصاب زکوٰۃ

سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ (۸۷،۴۷۹ گرام) اس شخص کے لئے ہے جس کے پاس صرف سونا ہو، چاندی، مال تجارت اور نقدی میں سے ذرا سی مقدار بھی نہ ہو۔

چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ (۶۱۲_۳۵ گرام) اس صورت میں ہے کہ صرف چاندی ہو، سونا، نقدی، مال تجارت بالکل نہ ہو۔

اگر سونا یا چاندی کے ساتھ کوئی دوسرا مال زکوٰۃ بھی ہے، مثلاً مال تجارت یا نقدی خواہ ایک روپیہ ہی ہو تو سارے مال کی قیمت لگائی جائے گی، اگر سب کی مالیت چاندی کے نصاب یعنی ساڑھے باون تولہ (۶۱۲_۳۵ گرام) چاندی کی قیمت کے برابر ہوجائے تو وہ صاحب نصاب ہے یعنی اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (بدائع ۲/۴۱۱)

مسئلہ:..... عموماً عورتوں کے پاس سونے یا چاندی کے زیور نصاب کے وزن سے کم ہوتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ تمام پرندوں میں ہدہد کی تفتیش کی کیا وجہ پیش آئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کسی ایسے مقام میں قیام فرمایا' جہاں پانی نہیں تھا' اور اللہ تعالیٰ نے ہدہد کو یہ خاصیت عطا فرمائی ہے کہ وہ زمین کے اندر کی چیزوں کو اور زمین کے اندر بہنے والے چشموں کو دیکھ لیتا ہے' مقصود حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ تھا کہ ہدہد سے معلوم کریں کہ اس میدان میں پانی کتنی گہرائی میں ہے اور کس جگہ زمین کو کھودنے سے پانی کافی مل سکتا ہے ہدہد کی اس نشان دہی کے بعد وہ جنات کو حکم دیتے کہ اس زمین کو کھود کر پانی نکالو وہ بڑی جلدی کھود کر پانی نکال دیتے۔ ہدہد اپنی تیز نظر اور بصیرت کے باوجود شکاری کے جال میں پھنس جاتا ہے' اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاننے والو! اس حقیقت کو پہچانو کہ ہدہد زمین کی گہرائی کی چیزوں کو تو دیکھ لیتا ہے' مگر زمین پر پھیلا ہوا جال اس کی نظر سے اوجھل ہوجاتا ہے' جس میں وہ پھنس جاتا ہے۔

اہم عبرت

لیکن ساتھ کچھ نہ کچھ تھوڑی بہت ان کے پاس نقدی بھی ہوتی ہے، جو چاندی کے نصاب کی قیمت کے برابر ہوتے ہیں، عورتیں ان زیورات کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتیں جو کہ ان پر فرض ہوتی ہے۔

مسئلہ:...... اگر عورت کے پاس نصاب زکوٰۃ کے بقدر زیورات ہوں یا اتنی قیمت کی نقدی ہو اور وہ اس کی مالک بھی ہو تو زکوٰۃ کا ادا کرنا اس عورت پر فرض ہے نہ کہ شوہر پر، اگر عورت اپنے زیورات کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتی تو گناہ گار ہوگی، اگر شوہر عورت کی اجازت سے اس کی زکوٰۃ ادا کردے تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

مسئلہ:...... زیورات یا مال تجارت کی زکوٰۃ قیمت فروخت کے مطابق ہوگی نہ کہ قیمت خرید پر زیورات (سونا یا چاندی) اور مال تجارت کی زکوٰۃ ادا کرتے وقت قیمت خرید نہیں لگائی جائے گی بلکہ جس دن زکوٰۃ لازم ہوئی ہے، اس دن کی جو مارکیٹ میں قیمت فروخت ہے اس کا حساب لگا کر زکوٰۃ ادا کی جائے گی، قیمت خرید خواہ کتنی ہی کم کیوں نہ ہو، قیمت فروخت کے مطابق حساب لگایا جائے گا۔

(شامی ص:۲۸۶، ج:۲)

”جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی، اس نے اس کے شر کو دور کردیا۔“

مسئلہ:...... کچھ لوگ مال تجارت میں سے ایسے مال کو زکوٰۃ میں دیتے ہیں جو ناقابل فروخت یا ردی کے قریب ہوتا ہے، ایسا مال اگر زکوٰۃ کے طور پر ادا کریں گے تو اس کی وہی قیمت لگائی جائے گی جو بازار میں ہوگی، یعنی ایسا نہیں ہوگا کہ کم قیمت کے مال کی زیادہ قیمت لگا کر زکوٰۃ میں دیدیا جائے۔

زکوٰۃ کو ادا کرتے وقت نیت کرنا

زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت نیت زکوٰۃ ہونا ضروری ہے، اگر زکوٰۃ کی رقم الگ کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت کرلی جائے تو وہ کافی ہے، اگرچہ ادا کرتے وقت نیت نہ کی، ہاں دیتے وقت زکوٰۃ کے علاوہ کسی دوسری چیز کی نیت کرے جیسے قرض یا ہدیہ وغیرہ تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ (ہندیہ ۱/۱۷۰)

اور اگر کسی نے زکوٰۃ کی رقم الگ کئے بغیر یہ نیت کرلی کہ پورا سال جو رقم میں دوں گا وہ میری طرف سے زکوٰۃ ہوگی تو بھی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، جب تک زکوٰۃ کی الگ نیت نہ کی جائے۔ (ہندیہ ۱/۱۷۱)

تجارت کیلئے خریدی گئی دکان یا مکان پر زکوٰۃ

اگر کسی شخص نے مکان یا دکان یا کوئی پلاٹ اس نیت سے خریدا کہ اس کو فروخت کر کے نفع حاصل

مصارفِ زکوٰۃ

زکوٰۃ کہاں کہاں لگائی جاسکتی ہے

مفتی عبدالقیوم دین پوری

☆...... مسلمان فقیر، مسکین جو کہ ہاشمی نہ ہو، اس کے پاس گزر اوقات کے لئے ضروریات زندگی، روٹی، مکان اور کپڑے کا انتظام تو ہو، لیکن ضرورت کی حد تک نہ ہو اور اس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی مالیت کے بقدر سونا، نقد رقم، مال تجارت اور ضرورت سے زائد سامان نہ ہو۔

☆...... قرض دار آدمی جس کے پاس قرض ادا کرنے کی کوئی سبیل نہیں ہے۔

☆...... وہ نادار نومسلم جن کی دلجوئی کرنا مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔

☆...... وہ مسافر جس کے پاس ضرورت پوری کرنے کی رقم نہیں اور نہ ہی ضرورت پوری کرنے کے لئے اپنے وطن سے رقم منگوانے کی کوئی صورت ہو۔

☆...... غلام آزاد کرنے میں۔

☆...... وہ مجاہد جو اپنے فقر و ناداری کی بنا پر جہاد سے رک گیا ہو یا وہ حاجی جس کے اخراجات ختم ہوجانے یا ضائع ہوجانے کی بنا پر حج کر کے واپس نہ آسکتا ہو یا حج کے راستے ہی میں رک گیا ہو۔

☆...... زکوٰۃ کے یہ مصارف ہیں، اس کے علاوہ کسی اور جگہ زکوٰۃ کی رقم لگانا درست نہیں۔

☆...... کسی غیر مسلم کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

☆...... لہٰذا جن مدارس عربیہ یا جن اداروں، انجمنوں اور ٹرسٹوں کے پاس مذکورہ بالا مصارف میں زکوٰۃ، فطرہ و دیگر صدقات واجب خرچ کرنے کا انتظام اور اہتمام ہے، ان مدارس عربیہ یا اداروں اور انجمنوں میں زکوٰۃ کا جمع کرنا جائز ہوگا۔

☆...... جن مدارس، اداروں، انجمنوں اور ٹرسٹوں کے پاس مذکورہ بالا مصارف میں زکوٰۃ ادا کرنے اور خرچ کرنے کا انتظام اور اہتمام نہیں ہے ان مدارس، اداروں اور انجمنوں میں زکوٰۃ، صدقۃ فطر اور اسی طرح دوسرے صدقات واجبہ کا دینا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسے اداروں میں زکوٰۃ دی تو اس کی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

☆...... زکوٰۃ مستحق اور نادار اشخاص و افراد کو اس کا مالک بنادینے سے ادا ہوتی ہے۔

☆...... اس لئے اسکول، کالج، ہسپتال، مساجد

کروں گا، تو اس مکان، دکان اور پلاٹ پر زکوٰۃ واجب ہے، جو بھی چیز بیچنے کی نیت کے ساتھ خریدی جائے اور تا حال یہ نیت باقی ہو وہ مال تجارت میں داخل ہے۔(ہندیہ/۱۷۹)

کرائے کے مکان، دکان یا گاڑی پر زکوٰۃ نہیں

اگر کسی شخص نے مکان یا دکان (کوئی بھی مشینری) کرائے پر دی ہوئی ہو تو ان چیزوں پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ بلکہ دکان یا دکان یا گاڑی کے کرائے کی آمدنی کو نصاب زکوٰۃ میں شامل کرکے زکوٰۃ ادا کی جائے گی، کرائے کے مکان یا دکان یا گاڑی پر زکوٰۃ نہیں ہے۔(ہندیہ/۱۸۰)

ادائیگی زکوٰۃ قمری مہینے کے مطابق متعین کرنا چاہئے

زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے قمری مہینے کے مطابق حساب لگایا جائے، جو شخص قمری مہینے کی جس تاریخ کو صاحب نصاب ہوا ہے، اس کو یاد کرنا اور اسی تاریخ کے مطابق زکوٰۃ کا ادا کرنا ضروری ہے، شمسی مہینوں کے مطابق زکوٰۃ ادا کرنا جائز نہیں ہے۔(ہندیہ/۱۷۵)

مسئلہ:.....بعض لوگ زکوٰۃ ادا کرنے کا حساب شمسی مہینے کے مطابق لگاتے ہیں یہ جائز نہیں ہے، شریعت نے قمری مہینوں کا حساب رکھنے کی تلقین کی ہے، جیسے وفات کی عدت کا شمار کرنا، رمضان کے روزوں کا شمار کرنا، حج کے ایام وغیرہ کا تعین قمری مہینوں یعنی چاند کی تاریخ کے مطابق ہوتا ہے۔

> ”جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا قیامت میں اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اور اس کی گردن سے لپٹ کر گلے کا طوق بن جائے گا۔“

بہت سے لوگ اپنی مرضی سے مہینہ مقرر کرکے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، جیسے شعبان یا رمضان کا مہینہ، عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے۔ حالانکہ حکم یہ ہے کہ جس مہینہ اور جس دن کوئی شخص صاحب نصاب ہوا ہے، اسی دن سے سال کے گزرنے کا تعین کرے، اسی مہینہ کی اسی تاریخ کو اپنی زکوٰۃ کا حساب کرے، ورنہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں کمی بیشی ہوسکتی ہے، مثال کے طور پر ایک شخص رجب کی پہلی تاریخ کو صاحب نصاب ہوا ہے، اس کو چاہئے کہ سال گزارنے پر شعبان یا رمضان کا انتظار نہ کرے، بلکہ رجب کی پہلی تاریخ کو زکوٰۃ کا حساب لگالے، اگر ایسا نہیں کرتا تو ہوسکتا ہے کہ شعبان یا رمضان میں اس کے پاس اتنی رقم نہ ہو جتنی رقم پر اس پر زکوٰۃ فرض ہوئی تھی، یعنی رجب کی پہلی تاریخ کو اس کے پاس پانچ لاکھ کی مالیت تھی، لیکن حساب شعبان یا رمضان میں کیا اس وقت اس کے پاس نصاب تین لاکھ کا تھا تو اس صورت میں اگر پانچ کی بجائے تین لاکھ کی زکوٰۃ ادا کرے گا تو گناہگار ہوگا۔

پل، سڑک کی تعمیر اور ان رفاہی کاموں میں جہاں پر شخصی تملیک نہیں ہوتی، زکوٰۃ دینا جائز نہیں، ایسی جگہ زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

☆.....زکوٰۃ کی رقم سے مساجد کے ائمہ، ملازمین، مدارس کے اساتذہ و ملازمین، ہسپتالوں کے ڈاکٹر اور دیگر عملہ کی تنخواہ دینا بھی جائز نہیں۔

☆.....مستحق مریضوں کو دوائیں، ڈاکٹر کی فیس وغیرہ کے لئے انہیں زکوٰۃ کی رقم بھی دی جاسکتی ہے اور زکوٰۃ کی مد میں دوائیاں بھی۔

☆.....زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ کی رقم یا اشیاء اپنے اصول یعنی ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی اور اس سے اوپر والوں کو نہیں دے سکتا، اسی طرح اپنے فروع یعنی اولاد، اولاد کی اولاد اور اس سے نیچے والوں کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا، کیونکہ ان لوگوں کی کفالت، جب کہ وہ نادار ہوں، زکوٰۃ دینے والے پر واجب ہے اور جس کی کفالت واجب ہو اس کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

☆.....اپنے اصول و فروع کے علاوہ دیگر رشتہ داروں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے، مثلاً: چچا اور ان کی اولاد اور اس سے نیچے والوں کو، بھائی اور بھائی کی اولاد اور اس سے نیچے والوں کو، بہن اور اس کی اولاد اور اس سے نیچے والوں کو، خالہ اور اس کی اولاد اور اس سے نیچے والوں کو، پھوپھی اور اس کی اولاد اور اس سے نیچے والوں کو، ماموں اور اس کی اولاد اور اس سے نیچے والوں کو، غرض دیگر سب رشتہ داروں کو جب کہ وہ مستحق ہوں، زکوٰۃ دی جاسکتی ہے، بلکہ رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینے میں اس لحاظ سے زیادہ ثواب ہے کیونکہ اس میں صلہ رحمی پائی جاتی ہے۔

☆.....دین اور دینی علوم پڑھنے اور پڑھانے والے مستحق لوگوں کو زکوٰۃ و دیگر صدقات دینے کا سب سے زیادہ ثواب ہے، ایک تو مستحق و نادار ہونے کی بناء پر، دوسرے دین کی خدمت اور تبلیغ و اشاعت کی بناء پر اور تیسرے تعلیم و تعلم میں مشغول افراد پر خرچ کرنے سے صدقہ جاریہ کا ثواب ملتا ہے۔

☆.....زکوٰۃ کی رقم ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ یا ایک ملک سے دوسرے ملک میں منتقل کرنا بلاکراہت جائز ہے جبکہ دوسرے صوبہ یا دوسرے ملک کے مستحق افراد زیادہ ضرورت مند اور زیادہ محتاج ہوں، اس لئے بعض لوگ جو علی الاطلاق دوسرے صوبہ یا دوسرے ملک میں زکوٰۃ کی منتقلی کو مکروہ سمجھتے ہیں، ان کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔

☆.....دوسری عبادات میں جیسا کہ اپنی خوشی اور اختیار اور نیت عبادت و اخلاص کا ہونا لازمی ہے، زکوٰۃ میں بھی اپنے اختیار اور خوشی سے نیت عبادت کے ساتھ زکوٰۃ دینا واجب ہے، ورنہ زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، نہ ہی ثواب ملے گا۔

مرزا قادیانی کے اقوالِ کفریہ

اس کی تحریروں کے آئینہ میں

مفتی عبدالرحیم لاجپوری

پوری امت اسلامیہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، نبوت کا سلسلہ آپؐ پر ختم کردیا گیا ہے، آپؐ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا، اور یہ عقیدہ قرآن و حدیث سے ایسے محکم اور قطعی طریقہ پر ثابت ہے کہ اس میں ذرہ برابر شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ قرآن مجید میں آپ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے، اور خود آپؐ نے اپنے متعلق ارشاد فرمایا کہ سلسلۂ نبوت مجھ پر ختم کردیا گیا ہے، میں خاتم النبیین ہوں، اور اب میرے بعد کوئی نیا نبی اللہ کی طرف سے نہیں آئے گا، اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت سے لے کر آج تک پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ جس طرح توحید و رسالت، قیامت و آخرت اور قرآن کے کلام اللہ ہونے کا منکر، پنجگانہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کا منکر مسلمان نہیں ہوسکتا، ایسا شخص کذاب ہے، ملعون ہے، دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے، اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، اسی طرح جو شخص کسی جھوٹے نبی کی نبوت کو تسلیم کرے، وہ بھی مسلمان نہیں ہے، اگر وہ پہلے سے مسلمان تھا تو اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد قرار دیا جائے گا۔

امت کی پوری تاریخ میں عملاً یہی ہوتا رہا ہے، سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مدعی نبوت ''مسیلمہ کذاب'' اور اس کے ماننے والوں کے متعلق یہی فیصلہ صادر فرمایا، حالانکہ یہ بات محقق ہے کہ وہ لوگ توحید و رسالت کے قائل تھے، ان کے یہاں اذان بھی ہوتی تھی اور اذان میں ''اشہد ان لا الٰہ الا اللہ'' اور ''اشہد ان محمداً رسول اللہ'' بھی کہا جاتا تھا، ختم نبوت سے متعلق اسلام کا یہ بنیادی عقیدہ ہے۔

لیکن غلام احمد قادیانی نے اس بنیادی اور اجماعی عقیدہ سے بغاوت کی ہے، اور اپنے لئے ایسے الفاظ کے ساتھ نبوت کا دعویٰ کیا ہے کہ اس میں کسی طرح کی کوئی تاویل اور توجیہ کی گنجائش نہیں ہے اور اس کے معتقدین اس کو دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مثل ''نبی'' کہتے ہیں اور اس پر ان کو بے حد اصرار بھی ہے۔ مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے ''حقیقۃ النبوۃ'' ایک کتاب شائع کی تھی، جس کا موضوع ہی مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کو ثابت کرنا تھا اور اس کتاب میں مرزا صاحب کے نبوت کے دلائل خود مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے پیش کئے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے لئے مسیحیت اور مہدویت کا اتنی کثرت سے دعویٰ کیا ہے کہ اس کا انکار یا اس کی تاویل ناممکن ہے، انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام جو بالاجماع معصوم ہیں، ان کی بہت سخت توہین کی ہے اور بہت سے مقامات پر اپنے کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل بلکہ تمام انبیاء کی روح بتایا ہے، نیز معجزات کا استہزاء کیا ہے، قرآن میں تحریف کی ہے، احادیث کی بے حرمتی کی ہے، وغیرہ وغیرہ۔

دعویٰ نبوت واقوال کفریہ اس کی تحریر کے آئینہ میں

۱:......خدا وہ خدا ہے کہ جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔ (اربعین:۳، ص:۳۴)

۲:...... میں رسول بھی ہوں، اور نبی بھی ہوں۔ (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ، مندرجہ حقیقۃ النبوۃ ص:۲۶۵)

۳:......اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے، اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں، جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں، جن میں بطور نمونہ کسی قدر اس کتاب میں لکھے گئے ہیں۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی، ص:۶۸)

۴:...... سچا خدا وہ خدا ہے، جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء، ص:۱۱)

۵:...... میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔
(مرزا صاحب کا آخری خط مندرجہ اخبار عام ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء)

۶:...... ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول و نبی ہیں۔ (بدر۵/ مارچ ۱۹۰۸ء)

۷:...... پس اس میں کیا شک ہے کہ میری پیش گوئیوں کے بعد دنیا میں زلزلوں اور دوسری آفات کا سلسلہ شروع ہو جانا، میری سچائی کے لئے ایک نشان ہے، یاد رہے کہ خدا کے رسول کی خواہ کسی حصہ زمین میں تکذیب ہو، مگر اس کی تکذیب کے وقت دوسرے مجرم بھی پکڑے ہو جاتے ہیں۔ (حقیقۃ الوحی، ص:۱۶۱)

۸:...... سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں، جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً'' پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے، اے غافلو تلاش کرو، شاید تم میں کوئی خدا کی طرف سے نبی قائم ہوگیا ہے، جس کی تم تکذیب کر رہے ہو۔ (تجلیات الٰہیہ، ص:۹،۸)

۹:...... خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے۔ (دافع البلاء، ص:۸)

۱۰:...... تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس رہے، قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا، کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ (دافع البلاء، ص:۱۰)

الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے، جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔ (انجام آتھم، ص:۷۹)

۱۱:...... الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے، جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔
(انجام آتھم، ص:۷۹)

۱۲:...... ''انا ارسلناک احمد الیٰ قومہ فاعرضوا وقالوا کذاب اشر''
(اربعین: ۳، ص:۳۳)

۱۳:...... ''فکلمنی ونادانی وقال انی مرسلک الیٰ قوم مفسدین وانی جاعلک للناس اماماً وانی مستخلفک اکراماً کما جرت سنتی فی الاولین۔''
(انجام آتھم، ص:۷۹)

۱۴:...... اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں، ایسا ہی فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی، جس کی سچائی اس کی متواتر نشانیوں سے مجھ پر کھل گئی ہے اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے اوپر نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے، جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا، میرے لئے زمین نے بھی گواہی دی اور آسمان نے بھی اسی طرح میرے لئے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفۃ اللہ ہوں، مگر پیشگوئیوں کے مطابق ضرور تھا کہ انکار بھی کیا جاتا۔ (ایک غلطی کا ازالہ، منقول از ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ ص:۲۶۳)

''میں مسیح علیہ السلام کی خدائی کا منکر ہوں، ہاں بے شک وہ خدا کے نبیوں میں سے ایک نبی تھا، مگر مجھے خدا نے اس سے برتر مرتبہ عطا کیا ہے۔''
(تبلیغ ہدایت، ص:۱۶۹)

۱۵:...... آپ (یعنی مرزا صاحب) نبی ہیں، اور خدا نے اور اس کے رسول نے انہی الفاظ میں آپ کو نبی کہا ہے، جس میں قرآن کریم اور احادیث میں پچھلے نبیوں کو نبی کہا گیا ہے۔ (حقیقۃ النبوۃ، ص:۷۰)

۱۶:...... پس اس میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح موعود قرآن کریم کے معنوں کی رو سے بھی نبی ہیں، اور لغت کے معنوں کی رو سے بھی نبی ہیں۔ (حقیقۃ النبوۃ، ص:۱۱۶)

۱۷:...... پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے، اس معنی کر حضرت صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں، بلکہ حقیقی نبی ہیں۔
(حقیقۃ النبوۃ، ص:۱۷۴)

۱۸:...... بلحاظ نبوت ہم بھی مرزا صاحب کو پہلے نبیوں کے مطابق مانتے ہیں۔
(حقیقۃ النبوۃ، ص:۲۹۲)

مسیح موعود ہونے کا دعویٰ

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہمارا (یعنی اہل سنت والجماعت کا) عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا ہے اور قیامت کے قریب آپ تشریف لائیں گے، مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ میرا بھی پہلے یہی عقیدہ تھا، مگر بعد میں ان کا خیال یہ ہوگیا کہ اللہ نے اس کو بذریعہ وحی یہ بتلایا کہ یہ سراسر غلط خیال ہے کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ

ہیں اور کسی وقت وہ دنیا میں دوبارہ آویں گے، بلکہ وہ مسیح اور عیسیٰ جو آنے والا تھا وہ خود تو ہی ہے تیرا ہی نام ابن مریم رکھا گیا ہے، اس سلسلہ میں خود مرزا جی کا بیان ملاحظہ ہو:

"اور میری آنکھیں اس وقت تک
بالکل بند رہیں جب تک کہ خدا نے بار بار
کھول کر مجھ کو نہ سمجھایا کہ عیسیٰ ابن مریم
اسرائیلی تو فوت ہو چکا ہے اور وہ واپس نہیں
آئے گا، اس زمانہ اور اس امت کے لئے تو
تو ہی عیسیٰ ابن مریم ہے۔"
(براہین احمدیہ، ج:۵، ص:۸۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلاۃ والسلام پر فضیلت کا دعویٰ

پہلے تو مرزا صاحب مسیح موعود اور عیسیٰ ابن مریم ہی بنے تھے، لیکن پھر وہ آگے بڑھے اور انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اپنی فضیلت کا اعلان شروع کر دیا ان کے بیٹے مرزا بشیر الدین نے مرزا کا یہ قول نقل کیا ہے:

"میں مسیح علیہ السلام کی خدائی کا منکر ہوں، ہاں بے شک وہ خدا کے نبیوں میں سے ایک نبی تھا، مگر مجھے خدا نے اس سے برتر مرتبہ عطا کیا ہے۔"
(تبلیغ ہدایت، ص:۱۶۹)

"اور دیکھو آج تم میں سے ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔"
(دافع البلاء، ص:۱۳)

مرزا جی کا درج ذیل شعر بہت مشہور ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بڑھ کر غلام احمد ہے
(دافع البلاء، ص:۳)

مرزا جی کا دوسرا شعر ہے:

مرہم عیسیٰ نے دی تھی محض عیسیٰ کو شفا
میری مرہم سے شفا پائے گا ہر ملک و دیار
(درثمین)

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین

"ہاں آپ کو (یعنی حضرت عیسیٰ کو) گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی، ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا، اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔" (ضمیمہ انجام آتھم، حاشیہ ص:۵)

"یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔" (استغفر اللہ)
(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ، ص:۵)

"عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں، مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔"
(ضمیمہ انجام آتھم، حاشیہ ص:۶)

"مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے، کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا، اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے خدا نے قرآن کریم میں یحییٰ کا نام حصور رکھا، مگر مسیح کا یہ نام نہیں رکھا، کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔" (ازالہ اوہام، حصہ اول، ص:۱۵۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کی نسبت مرزا جی کے خیالات

"کچھ تعجب نہیں کرنا چاہئے کہ حضرت مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح اس وقت کے مخالفین کو یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو اور ایسا معجزہ دکھانا عقل سے بعید بھی نہیں، کیونکہ حال کے زمانہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صناع ایسی ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ بولتی بھی ہیں اور ہلتی بھی ہیں اور دم بھی ہلاتی ہیں، اور میں نے سُنا ہے کہ کل کے ذریعہ سے بعض چڑیاں پرواز بھی کرتی ہیں۔" (ازالہ اوہام، حصہ اول، ص:۳۰۳)

"کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک کے مارنے سے کسی طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسا پرندہ پرواز کرتا ہے، یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو، کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت

"سچا خدا وہ خدا ہے، جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"
(دافع البلاء، ص:۱۱)

ایسا کام ہے، جس میں کلوں نے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہوجاتی ہے۔"

(توضیح المرام ص:۹)

اس حوالہ میں خط کشیدہ عبارت پر غور کیجئے! حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ پر کس قدر خبیث بہتان لگایا ہے، قرآن مجید کی بیان کی ہوئی اس حقیقت پر تمام اہل اسلام کو بلاکسی شک وشبہ کے ایمان ہے کہ اللہ نے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بلاکسی شخص کی وساطت کے امر "کن" سے پیدا فرمایا تھا۔ حضرت مریم عفیفہ اور پاکدامن تھیں، آپ کا کسی شخص سے تعلق قائم نہیں ہوا تھا۔ قرآن پاک کی اس صریح وضاحت کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی نے کس قدر غلط بات لکھی ہے، اس کی یہ بات قرآن کے بالکل خلاف ہے اور قرآن کا انکار ہے، اس کے باوجود اس کو مسلمان سمجھنا اور اس کے متبعین کا اپنے کو مسلمان کہنا کیسے صحیح ہوسکتا ہے؟

"اوائل میں میرا بھی یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا، مگر بعد میں جو خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی، اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔"

(حقیقۃ الوحی ص:۱۴۸)

"اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ فطری طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں، کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے اور اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے، جو خدا نے مجھے انجام دینے کی قوت دی۔ وهذا تحديث نعمة الله ولا فخر۔" (حقیقۃ الوحی ص:۱۴۹)

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام پر فضیلت کا فتویٰ

"پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کرکے بھی قید سے بچایا گیا، مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔" (براہین احمدیہ ج:۵ ص:۷۶)

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول و نبی ہیں۔"

(بدر ۵/ مارچ ۱۹۰۸ء)

میں سب کچھ ہوں

مرزا جی کا دعویٰ یہ تھا کہ میں تمام نبیوں کی روح اور ان کا خلاصہ ہوں، میری ہستی میں تمام انبیاء سمائے ہوئے ہیں، چنانچہ اس نے لکھا ہے:

"میں خدا کے دفتر میں صرف عیسیٰ بن مریم کے نام سے موسوم نہیں بلکہ اور بھی میرے نام ہیں، میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ بن مریم ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں...... سو ضرور ہے کہ ہر نبی کی شان مجھ میں پائی جائے۔" (تحفۂ حقیقۃ الوحی ص:۷۵)

معجزات کی کثرت

جب مرزا جی نے پیغمبری اور نبوت کا دعویٰ کیا تو معجزات کا دعویٰ بھی لازم تھا، چنانچہ انہوں نے معجزات کا دعویٰ بھی معمولی انداز سے نہیں کیا، بلکہ اللہ کے تمام نبیوں کے معجزات کے معاملہ میں مرزا جی نے اپنے مقابلہ میں بہت پیچھے چھوڑ دیا، چنانچہ لکھا ہے:

"اللہ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔"

(چشمہ معرفت ص:۳۱۷)

"ہاں اگر یہ اعتراض ہو کہ اس جگہ وہ معجزات کہاں ہیں تو میں صرف یہی جواب نہیں دوں گا کہ میں معجزات دکھلاسکتا ہوں، بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں، جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کردیا ہے کہ باستثناء ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے اور خدا نے اپنی حجت پوری کردی ہے، اب چاہے

کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔“

(حقیقۃ الوحی ص:۱۳۶)

”اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔“

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص:۱۳۷)

”ان چند سطروں میں جو پیشینگوئیاں ہیں، وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر فائق ہیں۔“

(براہین احمدیہ ص:۵۶، حصہ پنجم)

”اگر بہت ہی سخت گیری اور زیادہ سے زیادہ احتیاط سے بھی ان کا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے۔“

(براہین احمدیہ ص:۵۶، حصہ پنجم)

احادیث کے متعلق مرزا جی کا خیال

”ہم اس کے جواب میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وحی جو میرے پر نازل ہوئی ہاں تائیدی طور پر ہم حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کی معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔“

(ازالہ اوہام ص:۳۱۰، ۳۱۱)

مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال کفریہ میں سے چند اقوال کفریہ بطور نمونہ نقل کئے گئے، ان اقوال سے صراحتاً یہ ثابت ہو رہا ہے کہ وہ نبوت کا مدعی ہے اور اس کے معتقدین بھی اس کی نبوت کے قائل ہیں، لہٰذا غلام احمد قادیانی قطعی طور پر اسلام سے خارج ہے اور اس کے متبعین بھی جو اس کی نبوت کو تسلیم کرتے ہیں یا دعویٰ نبوت کے باوجود اسے دائرہ اسلام میں سمجھتے ہیں وہ لوگ بھی قطعی طور پر کافر، مرتد، اور خارج از اسلام ہیں۔

علمی لطیفہ

موقع کی مناسبت سے ایک علمی لطیفہ ذہن میں آیا، رنگون میں خواجہ کمال الدین قادیانی پہنچا، بڑا چالاک اور چالباز تھا، اس نے اہل رنگون کے سامنے اپنے اسلام کا دعویٰ کیا اور کہا کہ ہم غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتے اور یہ بات قسمیہ کہتا، جیسا کہ بہت سے قادیانی خصوصاً لاہوری کہتے ہیں، خواہ مخواہ ہم کو بدنام کیا جاتا ہے، حالانکہ ہم پکے مسلمان ہیں، عوام اس کی باتوں میں آگئے، اس کی تقریریں ہونے لگیں بہت سے مقامات پر نماز بھی پڑھائی، جمعہ تک پڑھایا۔ رنگون کے ذمہ دار بہت فکر مند تھے کہ عوام کو کس طرح اس فتنہ سے محفوظ رکھیں، عوام میں دن بدن اس کو مقبولیت حاصل ہو رہی ہے، مقامی علماء سے اس کی گفتگو بھی ہوئی مگر اپنی چالبازی کی وجہ سے اپنی اصلیت ظاہر نہ ہونے دیتا، مشورہ کرکے یہ طے پایا کہ امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی صاحب کو مدعو کیا جائے، چنانچہ تار دیدیا گیا اور وہاں اس کی شہرت بھی ہوگئی کہ بہت جلد مولانا عبدالشکور صاحب تشریف لا رہے ہیں، وہ اس سے گفتگو کریں گے، خواجہ کمال الدین نے جب مولانا کا نام سنا تو راہ فرار اختیار کرنے میں ہی اپنی عافیت دیکھی، چنانچہ وہ مولانا کے وہاں پہنچنے سے پہلے پہلے چلا گیا، مولانا تشریف لے گئے، مولانا کی تقریریں ہوئیں، عوام الناس کو حقیقت سے خبردار کیا اور ذمہ داروں کی ایک مجلس میں فرمایا کہ آپ حضرات نے غور فرمایا کہ وہ کیوں یہاں سے چلا گیا! دراصل وجہ یہ تھی کہ وہ سمجھ گیا ہوگا کہ میں اس سے یہ سوال کروں گا کہ تو مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کا قائل نہیں مگر تو اسے مسلمان سمجھتا ہے یا کافر؟ اس کا جواب اس کے پاس نہیں تھا، جو بھی جواب دیتا پکڑا جاتا، وہ مرزا صاحب کو کسی حال میں کافر تو کہہ نہیں سکتا تھا، اگر مسلمان کہتا تو اس پر بھی اس کی گرفت ہوتی کہ جو شخص مدعی نبوت ہو وہ کسی حال میں مسلمان نہیں رہ سکتا، ایسے آدمی کو مسلمان سمجھنا خود کفر ہے، میں اس سے یہی سوال کرتا اور انشاء اللہ اسی ایک سوال پر وہ لاجواب ہوتا، اور اس کا راز فاش ہو جاتا، یہ سوال آپ لوگوں کے ذہن میں نہیں آیا، اس لئے آپ لوگ پریشان رہے۔

☆☆..............☆☆

اجتہاد

امام العصر حضرت مولانا سیّد محمد انور شاہ کشمیریؒ علامہ اقبال مرحوم کی دعوت پر لاہور تشریف لائے ہوئے تھے اور علامہ اقبال مرحوم کے مکان پر فروکش تھے تاجروں کے ایک نمائندہ وفد نے حضرتؒ سے عرض کیا کہ ہماری قوم معیشت میں بہت پیچھے رہ گئی ہے اور زمانہ برق رفتاری سے ترقی کر رہا ہے اب علماء کو ’اجتہاد‘ سے کام لینا چاہئے اور بینک کے سود کے جواز کا فتویٰ دینا چاہئے ان کی مرصع تقریر سن کر حضرت شاہ صاحبؒ نے بڑی متانت سے فرمایا: ”بھائی اگر تم دوزخ میں جانا چاہتے ہو تو سیدھے چلو جاؤ، مولویوں کو پل کیوں بناتے ہو۔“

مولانا سیّد ارشد مدنی مدظلہ کے

پانچ روزہ دورۂ پاکستان

کی علمی و تبلیغی مصروفیات

رپورٹ: حافظ تنویر احمد شریفی

شیخ الاسلام حضرت مولانا السید حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہ کی علمی وراثت کے امین، فدائے ملت، امیر الہند، جانشین حضرت شیخ الاسلام، سیدی و مرشدی حضرت مولانا السید اسعد مدنی قدس سرہ العزیز کے جانشین جمعیت علماء ہند کے صدر، دارالعلوم دیوبند کے استاذ الحدیث اور ناظم تعلیمات سیّدی و مرشدی حضرت اقدس مولانا السید ارشد مدنی مدظلہ ۳۰/اگست ۲۰۰۷ء کی شام پاکستان کے پانچ روزہ تبلیغی، تعلیمی اور اصلاحی دورے پر لاہور تشریف لائے، علامہ اقبال بین الاقوامی ہوائی میدان سے حضرت مدظلہ سید الخطاط استاذ محترم حضرت سید انور حسین نفیس رقم مدظلہ (خلیفہ مجاز حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ) کی عیادت کے لئے ہسپتال تشریف لے گئے، ہسپتال سے رائے ونڈ روڈ پر محمود آباد میں جامعہ مدنیہ جدید محترم مولانا سیّد محمود میاں زادمجدہ، کی دعوت پر تشریف لے گئے اور دورۂ حدیث کے طلباء کو بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیا، یہ دس منٹ کا خطاب تھا، اس لئے کہ حضرت مدنی مدظلہ کے پروگرام میں یہاں کی تقریب میں شرکت شامل نہیں تھی۔

رائے ونڈ سے حضرت دامت برکاتہم ساہیوال تشریف لے گئے، وہاں گیارہ بجے شب پہنچے اور جامعہ علوم شرعیہ میں بخاری شریف کا ختم کرایا اور تقریباً ایک گھنٹہ بیان ہوا، رات کا قیام ساہیوال میں رہا، اتوار کو فجر جامعہ رشیدیہ میں پڑھی اور اس کے بعد متوسلین حضرت شیخ الاسلامؒ نے حضرت اقدس مدظلہم سے بیعت کی، ساہیوال سے ڈیرہ اسماعیل خان مولانا فضل الرحمٰن کے یہاں تشریف لے گئے اور راستے میں بھکر میں حضرت مولانا عبداللہ مدظلہ کے مدرسہ میں ختم بخاری کرایا۔

اتوار اور پیر کی درمیانی شب تین بجے بہاولپور کے لئے چلے اور دوپہر بارہ بجے کے قریب دریائے ستلج کے پل پر اہلیان بہاولپور اور پورے پاکستان سے آئے ہوئے متوسلین نے استقبال کیا، بہاولپور پہنچتے ہی حضرت جامعہ دارالعلوم مدنیہ تشریف لے گئے اور ختم بخاری کرایا، اس بیان کے چیدہ چیدہ اقتباسات یہ ہیں، حضرت مدنی مدظلہ نے ارشاد فرمایا:

”پہلے دور میں تعلیم کا طریقہ یہ تھا اور دارالعلوم (دیوبند) میں بھی یہی طریقہ تھا کہ بخاری کے ساتھ دوسرے فن کی کتابیں مثلاً اقلیدس بھی پڑھ سکتے تھے، کسی اور فن کی کتابیں بھی بڑی کتابوں کے ساتھ پڑھ سکتے تھے، اس طریقہ میں نہ کوئی کتاب پہلی ہوتی تھی نہ آخری، اس میں اگرچہ کچھ دشواریاں بھی تھیں، لیکن خوبیاں بھی تھیں، اب یہ طریقہ نہیں ہے، اب سال بہ سال کی کتب متعین ہیں اور جدید ترتیب میں بخاری شریف درس نظامی کی آخری کتاب ہے، اب اس کے بعد طالب علم کو اختیار ہے کہ جس علوم میں چاہے تخصص کرلے، ورنہ بخاری آخری کتاب ہے۔“

بات چلی اصح الکتب بعد کتاب اللہ کی تو حضرت نے فرمایا:

”ابتداء میں کئی مجموعے مرتب ہوئے، اس ہی میں ایک مجموعہ حضرت امام مالکؒ کا ہے، جسے ”موطا“ کہتے ہیں، علماء میں اس کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کا درجہ حاصل تھا، لیکن جب امام بخاریؒ نے بخاری لکھی تو یہ درجہ بخاری شریف کو مل گیا۔“

حضرت نے فرمایا کہ:

”فتنوں کا دور دورہ ہے، علمائے دیوبند کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بخشی ہے کہ فتنوں کا تعاقب انہوں نے کیا ہے، توحید کا چراغ اب جلا رہے گا، اس لئے کہ آپ کی نبوت قیامت تک کے لئے ہے، اس کام کو علماء نے انجام دیا ہے، ایک فتنہ معتزلہ کا ہے، وہ کہتے ہیں کہ اعمال نظر آنے والی چیز نہیں ہے، تو اس کا وزن کیسے ہوگا؟ امام بخاریؒ آخری حدیث اپنی کتاب بخاری شریف میں انہی کی تردید کے لئے لائے، اور بتلایا کہ دو کلمے اللہ کو بڑے ہی محبوب ہیں، اور یہ دونوں کلمے زبان پر ہلکے ہیں لیکن ترازو میں بڑے بھاری ہیں، وہ یہ ہیں: سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم۔“

مزید فرمایا کہ:

”ہم نے اپنے اساتذہ کرام سے سنا ہے کہ یہ ترازو دنیا کے ترازو جیسا ہوگا، اس کے اسی طرح کے دو پلے ہوں گے، جس میں ایک طرف اس کے سارے گناہ

[illegible]

گلے ہوں گے، یہ گلموں والا پاپا گناہوں

[illegible] گا۔"

طلباء کرام نے حدیث کی اجازت چاہی تو حضرت مدنی مدظلہ نے ارشاد فرمایا:

"ہمارے اکابر کا طریقہ رہا ہے کہ حدیث کی اجازت دیا کرتے تھے، لیکن آج کل فتنے ہی فتنے ہیں، علمائے دیوبند کے عقائد تو سلف صالحین والے ہیں: اللہ، رسول، صحابہ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ، علماء اور سلف صالحین کو وہی درجہ دیتے ہیں جس کے وہ قرآن و حدیث کی روشنی میں مستحق ہیں، اگر آپ اس پر کاربند رہیں تو یہ فقیر (مولانا سیّد ارشد مدنی) اپنے اکابر کا کفش بردار ہے، جس طرح اپنے اکابر سے مجھے اجازت حدیث ہے، اسی طرح میں آپ کو اجازت دیتا ہوں، لیکن یہ اجازت مقید ہے، اپنے اکابر کے طریقے پر۔"

ختم بخاری کے بعد حضرت مولانا دامت برکاتہم دارالعلوم مدنیہ سے جامعہ اسعد ابن زرارہؓ حاصل پور روڈ تشریف لے آئے اور دوپہر کے کھانے پر حضرت سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، کھانے کے بعد ایک گھنٹہ آرام فرما کر ڈھائی بجے باجماعت مسجد الاسعد میں ظہر کی نماز حضرت فدائے ملت قدس سرہ کے خلیفہ مجاز مولانا مفتی سیّد مظہر اسعدی زادمجدہ، کی امامت میں ادا کی اور اس کے بعد حضرت مدظلہم کہروڑ پکا حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ کی دعوت پر ختم بخاری کے لئے جامعہ باب العلوم تشریف لے گئے، وہاں سے وہاڑی ایک تقریب میں گئے اور واپسی میں لودھراں ایک تقریب میں شرکت فرماتے ہوئے رات سوا گیارہ بجے بہاولپور کی عظیم تاریخی

[illegible]

یہاں پروگرام کے مطابق پہلے سے سالانہ "ختم نبوت کانفرنس" بعد نماز عشاء تھی، مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے اپنے خطاب میں کہا کہ نواب سر صادق کو انگریز نے چیف جسٹس کے اختیارات بھی دیئے تھے، کسی کا بھی مقدمہ سننے اور اس پر فیصلہ دینے کا اختیار تھا، ان کے فیصلے کو قانوناً چیلنج نہیں کیا جاسکتا تھا، جسٹس اکبر سیشن جج تھے، ان کی عدالت میں قادیانیوں کے خلاف مقدمہ چل رہا تھا، سیشن جج کو اختیار نہیں تھا کہ قادیانیوں کو کافر قرار دیتے، نواب صادق مرحوم نے انہیں لکھ کر دیا کہ میں اپنے اختیارات آپ کو دیتا ہوں، آپ فیصلہ کریں، جسٹس اکبر اختیار ملنے کے بعد مضبوط ہوگئے اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیدیا، مولانا جالندھری نے یہ بھی بتایا کہ اس مسجد میں مولانا سیّد انور شاہ کشمیریؒ نے بھی ختم نبوت پر تقریر فرمائی ہے۔ حضرت مدظلہم کہروڑ پکا، میلسی اور دیگر مقامات کے پروگراموں میں شرکت فرما کر جیسے ہی پہنچے تو اس وقت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی تقریر شروع ہی ہوئی تھی۔ حضرت مدنی مدظلہم کے پہنچتے ہی وہ ہٹ گئے اور حضرت کا بیان شروع ہوگیا۔ حضرت نے فرمایا:

"آپ کا ختم نبوت کے عنوان سے یہاں جمع ہونا بہت ہی مبارک ہے، ختم نبوت کا عقیدہ ہر مسلمان کا جزو ایمان ہے، اللہ رب العزت نے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اس لئے بھیجا کہ وہ توحید کا چراغ روشن کریں، ہر نبی نے توحید کا چراغ روشن کیا وہ تھوڑے دن تک روشن رہا، لیکن قوم نے اس کو بجھادیا، توحید ختم ہوگئی اللہ تعالیٰ نے جو پیغام بھیجا تھا، اس میں تمام نبی ایک تھے اور یہ بنیادی پیغام اور عقیدہ تھا، چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق فرمایا گیا:

"ولقد ارسلنا نوحا الیٰ قومہ فقال یا قوم اعبدوا اللہ مالکم من الہ غیرہ"

"اے میری قوم کوئی اللہ نہیں سوائے اس ایک اللہ کے اسی کی عبادت کرو۔"

والیٰ ثمود اخاھم صالحاً فقال یاقوم اعبدو اللہ مالکم من الہ غیرہ والیٰ مدین اخاھم شعیباً فقال یاقوم اعبدو اللہ مالکم من الہ غیرہ

سب کا ایک ہی مطالبہ کہ ایک اللہ ہی عبادت کے لائق ہے، اسی کی پوجا کرو، لیکن ہر نبی کی قوم نے یہ چراغ بجھادیا، شرک کی آمیزش کردی، "وقالت الیھود عزیر ابن اللہ وقالت النصاریٰ مسیح ابن اللہ" توحید کہاں رہی، وہ تو ختم ہوگئی، اس چراغ کو جلانے کے لئے اللہ رب العزت نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپ نے یہ چراغ جلایا، اب یہ چراغ جلتا رہے گا، اب کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا، اس چراغ کو جلانے کی ذمہ داری علماء کی ہے اور اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ جلتا رہے گا، کتنے اس کے بجھانے والے آئے، امریکا نے افغانستان اور عراق میں ایٹم بم کے علاوہ کون سا بم استعمال نہیں کیا؟ کیا یہ چراغ بجھ گیا؟

حضرت مدنی مدظلہم نے بیان ختم کیا اور مختصر دعا کرائی، جامعہ اسعد ابن زرارہ رات سوا بارہ بجے پہنچ گئے۔

۷/اگست کی فجر کی نماز کی امامت حضرت مدنی

نے مسجد الاسعد، جو جامعہ اسعد ابن زرارۃؓ کے درمیان باغ میں کرائی، سورۂ دھر اور سورہ تکویر تلاوت فرمائی۔

حضرت شیخ الاسلامؒ کے خلیفہ اور عاشق زار حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن بجنوریؒ نے تذکرۂ مشائخ دیوبند میں لکھا کہ حضرت شیخ الاسلامؒ کی وفات کے بعد پہلا رمضان جو آیا اس میں عزیزم حافظ ارشد سلمہ نے تراویح اور تہجد میں قرآن کریم سنایا، سننے والے کو یہ فرق محسوس ہی نہیں ہوا کہ حضرت شیخ الاسلام آج موجود نہیں ہیں، بالکل حضرت مدنیؒ کا طرز تھا۔

اس فجر کی نماز میں بھی محسوس کیا گیا کہ آج حضرت شیخ الاسلامؒ کی اقتداء میں نماز ادا کی گئی ہے۔

نماز کے بعد مولانا مفتی سید مظہر اسعدی زاد مجدہ نے صبح آٹھ بجے تک کے معمولات کی ترتیب بتلائی جس میں سب سے پہلے بیعت کی مجلس تھی، اس کے بعد خواتین کو بیعت کرنا تھا، اس کے بعد نکاح کی دو تقریب اور شوال المکرم ۱۴۲۸ھ میں شروع ہونے والے تعلیمی سال میں مشکوٰۃ شریف شروع ہوئی ہے، یعنی جامعہ اسعد ابن زرارۃؓ میں موقوف علیہ شروع ہورہا ہے، اس کے طلباء کو پیشگی مشکوٰۃ شریف کا سبق تبرکاً حضرت نے شروع کرایا اور ارشاد فرمایا:

"علماء کو زندگی بھر حدیث کی کوئی کتاب زیر مطالعہ رکھنی چاہئے، ہمارے اساتذہ کرام فرماتے تھے کہ مشکوٰۃ شریف اگر مطالعے میں رہے تو اس سے زندگی میں ایک نکھار پیدا ہوتا ہے اور حدیث کی اس کتاب کو مقبولیت بھی حاصل ہے۔"

مشکوٰۃ شریف کے سبق کے افتتاح کے بعد اسی مجلس میں میزبان محترم مولانا مفتی سید مظہر اسعدی مدظلہ کے صاحبزادے اور ایک بھانجے کا نکاح حضرت نے پڑھایا، نکاح کے چھوارے حضرت نے خود ہی سنت کے مطابق بکھیرے اور جامعہ اسعد ابن زرارۃؓ کے طلباء میں اسناد از خود نام پکار کر اپنے دست مبارک سے عطا فرمائیں، دیکھنے میں ایسا معلوم ہورہا تھا، اس وقت جامعہ اسعد ابن زرارۃؓ کے میزبان ہیں، اس مسجد الاسعد کی توسیع کے لئے نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔

حضرت مدنی مدظلہم صبح آٹھ بجے ملتان روانہ ہوگئے، وہاں چند لمحوں کے لئے قاری محمد حنیف جالندھری کی دعوت پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے دفتر تشریف لے گئے اور علماء کرام سے ملاقات ہوئی، اس کے بعد بذریعہ طیارہ اسلام آباد تشریف لے گئے اور وہاں سے رات سوا گیارہ بجے کے قریب لاہور پہنچے، لاہور میں جامعہ مدنیہ کریم پارک میں ذکر اللہ کے موضوع پر ایمان افروز بیان فرمایا اور اگلے دن بدھ کو صبح ناشتے میں حضرت نے یہ بات ارشاد فرمائی کہ میری خواہش تھی کہ میں منگل کی شام کراچی چلا جاتا اور وہاں کے حضرات سے مل کر بدھ کی صبح لاہور آجاتا، لیکن بعض حضرات دوسرے کی خواہش کا احترام نہیں کرتے، اپنی اس خواہش کا اظہار میرے جد امجد حضرت مولانا قاری شریف احمد مدظلہم سے بھی فون پر کیا تھا، روانگی سے پہلے حضرت مدظلہم مولانا قاری رضی الرحمٰن قاسمیؒ کے گھر تعزیت کے لئے تشریف لے گئے، موصوف کا انتقال چند مہینے پہلے ہوا تھا، حضرت شیخ الاسلامؒ کے تلامذہ میں سے تھے، حضرت مدظلہم حضرت سید نفیس شاہ صاحب مدظلہ کی عیادت کے لئے بھی تشریف لے گئے، مولانا نعیم الدین مدظلہ فرماتے ہیں کہ شاہ صاحب حضرت کو گلے لگا کر خوب روئے اور یہ ارشاد فرمایا: "میں تو اس گھرانے کا غلام ہوں۔"

حضرت مولانا السید ارشد مدنی دامت برکاتہم بدھ ۸/اگست کو ڈھائی بجے، طیارے سے واپس دہلی تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ حضرت کا یہ سفر خیر و عافیت سے پورا ہوا، اس سفر میں جمعیت علماء اسلام کے سینیٹر جناب طلحہ خان خود گاڑی چلاتے رہے اور سرکاری پروٹوکول مکمل رہا۔

اللہ ہمیں ہمیشہ اپنے بزرگوں کے ساتھ وابستہ رکھے اور ان کے طفیل ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے۔ آمین۔

☆..........☆

فتنہ قادیانیت کی سرکوبی

قادیانیت کا فتنہ ظاہر ہوا، علمائے دیوبند میدان میں اترے تاکہ اس کی سرکوبی کریں دنیا شاہد ہے، مولانا انور شاہ کشمیریؒ نے اس کا بیڑا اٹھایا اور بہاولپور میں کیس لڑا اور مقدمہ جیتا اور ان کے شاگرد یہ کام کرتے رہے، پھر ان کے شاگرد حضرت بنوریؒ کے ذریعے ۷۴ء میں ان کو پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے قادیانیت کے رد میں جس جرأت و بہادری کے ساتھ کتنا کام کیا اس کی مثال نہیں ملتی۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ملتان تشریف لائے، کسی اہلکار نے عرض کیا کہ ایک بات سمجھ میں نہیں آتی کہ اور مولوی بھی آتے ہیں لیکن حکومت کو پریشانی لاحق نہیں ہوتی اور آپ جب آتے ہیں تو تہلکہ مچ جاتا ہے، سرکاری عملہ حرکت میں آجاتا ہے؟ تو شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ اگر گھر میں عورتیں ہوں اور ہیجڑا آجائے تو عورتوں کو پریشانی نہیں ہوتی، لیکن مرد آئے تو پریشان ہوجاتی ہیں۔ شاہ صاحبؒ ایک مرتبہ ملتان آئے گرفتار تھے، ہاتھ پاؤں میں بیڑیاں ہیں، سخت گرمی کا موسم ہے، دوپہر کے وقت ملتان پہنچے، ریل سے اتار کر جیل لے جائے جارہے تھے، حکم تھا کہ پیدل لے جائے جائیں تو ہاتھ بھی زخمی ہوئے، پاؤں بھی زخمی ہوگئے، پولیس افسر نے جو ڈیوٹی پر تھا، جیل پہنچ کر ہاتھ جوڑ کر کہا کہ میں اپنی ڈیوٹی سے مجبور تھا، حالانکہ تکلیف مجھے بھی ہوئی، آپ میرے لئے بددعا نہ کریں، تو شاہ صاحبؒ نے فرمایا: میں بددعا کیوں کروں گا، آج تو مجھے اپنے نانا کی سنت ادا کرنے کا موقع ملا اور اس میں لطف آیا۔

(مرسلہ: ابوفضیل احمد خان)

روح افزا
مشروبِ مشرق
جب چھوٹی چھوٹی باتیں کردیں موڈ خراب
اور آنے لگے غصہ، ایسے میں رُوح افزا
مزاج میں لائے ٹھنڈک اور مٹھاس۔
پیو ٹھنڈا ٹھنڈا،
بولو میٹھا میٹھا!
ہمدرد
ہمدرد لیباریٹریز (وقف) پاکستان
ISO 9001:2000 CERTIFIED
www.hamdard.com.pk
SHARBAT
ROOH AFZA
REGD.
HAMDARD LABORATORIES (WAQF) PAKISTAN
شربت روح افزا

خبروں پر ایک نظر

”یومِ ختمِ نبوت“

۷/ستمبر کو ملک بھر میں اجتماعات، کانفرنسیں منعقد کی گئیں

جمعۃ المبارک کے خطبات میں عقیدۂ ختم نبوت اجاگر کیا گیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے فیصلہ کے مطابق ۷/ستمبر جمعۃ المبارک کو ”یومِ ختم نبوت“ پورے ملک میں بھرپور انداز میں منایا گیا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین نے پورے ملک میں اپنے اپنے حلقہ میں جمعہ کے اجتماعات میں علماء کرام سے اپیل کی کہ اس موضوع پر بیانات کریں۔ الحمدللہ! علماء کرام نے اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے، جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں اس موضوع پر بیانات کئے اور عوام الناس کو بتایا کہ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا، اس سلسلے میں بہت قربانیاں دی گئی ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین نے جمعہ کے اجتماعات اور کانفرنسوں میں بتایا کہ جب سے مرزا غلام احمد قادیانی سے انگریز نے دعویٰ نبوت کروایا اس وقت سے لے کر اب تک علماء کرام اس کی تردید کرتے چلے آرہے ہیں، اور اس کام میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے لئے متحد ہیں، مجلس کے مبلغین نے بتایا کہ نشتر میڈیکل کالج کے طلباء کرام ایک تفریحی سفر پر پشاور بذریعہ چناب ایکسپریس جارہے تھے کہ قادیانیوں نے چناب نگر (ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر ان طلباء میں اپنا کفریہ عقائد پر مبنی لٹریچر تقسیم کرنا چاہا، غیور مسلمان طلباء نے اس کو مسترد کردیا اور اس کے جواب میں چناب نگر اسٹیشن پر ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے۔ یہ اس دور میں انوکھا واقعہ تھا، اس لئے کہ یہ جگہ تو قادیانیوں کی جاگیر تھی، چند منٹ کا اسٹاپ تھا، ٹرین چلی گئی، ۲۹/مئی ۱۹۷۴ء کو واپسی تھی، قادیانیوں نے ان طلباء کو مزہ چکھانے کا بھرپور پروگرام بنایا تھا، جب ٹرین چناب نگر اسٹیشن پر پہنچی تو قادیانی غنڈوں نے نہتے طلباء پر

رپورٹ: ابوارسلان صدیقی

اپنی بربریت کی انتہا کردی، اس سانحہ پر ختم نبوت کی تحریک چلی، تحریک کے قائد حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ تھے اور اس وقت اسمبلی میں حضرت مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ نے علماء کرام کے ہمراہ بھرپور انداز میں امت مسلمہ کی نمائندگی کا حق ادا کیا۔ قومی اسمبلی میں ۱۳ دن قادیانی گروہ کی دونوں جماعتوں پر جناب یحییٰ بختیار اٹارنی جنرل نے بحث کی اور علماء کرام نے علمی معاونت کی۔ یوں ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو امت مسلمہ کا ۹۰ سالہ دیرینہ مطالبہ پورا ہوا۔

امسال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ۷/ستمبر کی مناسبت سے لاہور، اسلام آباد، گوجرانوالہ، مردان، پشاور، ڈیرہ اسماعیل خان، ٹنڈو آدم، کراچی جیسے اہم شہروں میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئیں جن سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کے صاحبزادے عزیز احمد نے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا سعید احمد جلال پوری کے بیانات ہوئے، جس میں اس مسئلہ کو اجاگر کیا گیا۔ ان پروگراموں کے علاوہ اپنے اپنے حلقہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا محمد نذر عثمانی نے مولانا عبدالسلام قریشی، مولانا سیف الرحمن آرائیں، قاری کامران احمد کے تعاون سے پورے حیدر آباد میں ۷/ستمبر کو یومِ ختم نبوت منایا، اسی طرح ضلع بدین میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بدین کے مبلغ مولانا محمد یعقوب شجاع آبادی نے حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی، مولانا عبدالستار چاوڑا، حافظ محمد زبیر میمن کے تعاون سے پورے ضلع میں ۷/ستمبر یوم ختم نبوت منایا۔ اور ضلع بدین کے شہر ماتلی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بے لوث اور متحرک کارکن محمد اعجاز سنگھانوی نے پورے شہر کی مساجد کے علماء کرام سے مل کر یوم ختم نبوت منایا، جس کی سرپرستی مولانا عبدالحق زیور، مولانا محمد ابراہیم صدیقی، مولانا محمد رمضان آزاد نے کی، تھرپارکر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا خان محمد جمالی نے پورے تھرپارکر، ضلع مٹھی اور ضلع عمر

کوٹ میں مولانا محمد انور سومرو، مولانا مفتی محمد آدم، مولانا محمد ہاشم، مولانا احمد علی درس کے توسط سے پورے تھرپارکر میں یوم ختم نبوت منایا۔ اسی طرح سندھ کے اہم شہر کنری میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے بھرپور یوم ختم نبوت منایا گیا، جس میں میاں عبدالواحد، میاں ریاض احمد اور محمد سہیل نے دن رات ایک کر کے علماء کرام کو اس مسئلہ کی طرف توجہ دلائی اور جمعۃ المبارک کے دن پورے کنری شہر میں ۷/ستمبر کے حوالے سے بیانات ہوئے۔ یاد رہے کہ (ربوہ) چناب نگر کے بعد کنری قادیانیوں کا اہم شہر تھا، جواب ان کے مرکز کی طرح ویران ہو رہا ہے۔ ضلع میر پور خاص میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے مولانا حفیظ الرحمن فیض، مولانا شبیر احمد کرنالوی کے تعاون سے پورے ضلع اور میر پور خاص شہر کی مساجد میں ۷/ستمبر کو یوم ختم نبوت منایا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میر پور خاص کے امیر مولانا شبیر احمد کرنالوی اور مولانا حفیظ الرحمن فیض نے مدینہ مسجد، مولانا محمد علی صدیقی نے دارالسلام مسجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطاب کیا۔ ضلع سانگھڑ میں بھی مولانا احمد میاں حمادی اور مولانا عبدالغفور مینگل کی نگرانی میں یوم ختم نبوت منایا گیا، اور ۷/ستمبر کی شام کو ٹنڈو آدم میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ہوئی، جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا مفتی عبدالقیوم دین پوری، مولانا محمد نذر عثمانی، مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا عبدالرزاق میکھو نے خطاب کیا۔ کانفرنس ہر لحاظ سے بہت ہی کامیاب رہی، اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں مولانا راشد مدنی نے تمام کارکنوں کے ہمراہ یکم ستمبر سے ۷/ستمبر تک دن رات ایک کر دیئے۔ اسی طرح ضلع خیر پور میرس اور نواب شاہ میں مولانا فیض مدنی، مبلغ ختم نبوت نے مولانا ارشد مدنی، مولانا امجد مدنی کے تعاون سے پورے علاقہ میں یوم ختم نبوت منایا، اسی طرح مولانا محمد حسین ناصر نے سکھر کے علاقہ اور مولانا راشد مدنی مبلغ ختم نبوت رحیم یار خان نے پورے ضلع میں اور مولانا محمد اسحٰق ساقی نے ضلع بہاولپور کے علاقہ میں اور مولانا محمد قاسم رحمانی نے ضلع بہاولنگر اور پاکپتن کے شہروں میں اور مولانا عبدالحکیم نعمانی نے ضلع ساہیوال اور مولانا عبدالرزاق مجاہد نے ضلع اوکاڑہ اور ضلع قصور میں بھرپور یوم ختم نبوت منایا۔ ضلع لاہور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عزیز الرحمن ثانی اور مولانا محمد قاسم نے حضرت مولانا سید نفیس شاہ الحسینی مدظلہ نائب امیر مرکزیہ کی دعاؤں سے ۷/ستمبر بھرپور طرح سے منایا اور اسی طرح لاہور میں مرکز سراجیہ میں صاحبزادہ رشید احمد نے حضرت اقدس دامت برکاتہم سے بیعت کا تعلق رکھنے والے حضرات کا اجتماع کیا اور ۷/ستمبر کے حوالہ سے بیانات ہوئے۔ ضلع شیخوپورہ میں مولانا عبدالنعیم پورے ضلع میں اس سلسلہ میں متحرک رہے، اسی طرح ضلع جھنگ میں مولانا غلام حسین علماء کرام سے رابطہ میں رہے اور بھرپور یوم ختم نبوت منایا گیا اور اسی سلسلہ میں چناب نگر میں سالانہ رد قادیانیت وعیسائیت کورس چل رہا تھا پورے ملک کے مدارس کے سینکڑوں طلباء کرام اس کورس میں شریک ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے طلباء کو اس مسئلہ اور واقعہ پر بھرپور بریفنگ دی اور جمعۃ المبارک چناب نگر کی اہم مسجد ریلوے اسٹیشن پر پڑھا، جہاں ۲۹/مئی ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں نے نشتر میڈیکل کالج کے طلباء کو اپنے ظلم کا نشانہ بنایا تھا۔ ضلع بھکر، لیہ، میانوالی، ڈیرہ اسماعیل خان کے مبلغ مولانا عبدالستار حیدری بھی ۷/ستمبر کے حوالہ سے دن رات متحرک رہے۔ بھکر شہر کے امیر ڈاکٹر دین محمد فریدی نے شہر کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام سے ملاقات کیں اور تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے ۷/ستمبر کو یوم ختم نبوت منایا۔ ضلع مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان میں بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالرشید غازی نے خوب کام کیا۔ راولپنڈی، اسلام آباد اور سرحد کے کئی اضلاع میں مولانا محمد طیب نے بھرپور یوم ختم نبوت کے حوالہ سے کام کیا اور ۸/ستمبر کو ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد اولیٰ سیکٹر G-6 اسلام آباد میں ہوئی، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا اور اسلام آباد کے علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ مانسہرہ اور ہزارہ ڈویژن میں بھی بھرپور یوم ختم نبوت منایا گیا۔ ☆☆......☆☆

سانحہ ارتحال

چناب نگر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ صاحب کے والد جناب محمد عباس صاحب ۶۸ سال کی عمر میں پچھلے دنوں قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ مولانا معین الدین وٹو صاحب نے پڑھائی۔ مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد قاسم اور قاضی احسان احمد نے منچن آباد میں مولانا غلام مصطفیٰ صاحب کے گھر جا کر ان سے تعزیت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خواجہ خان محمد، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اکرم طوفانی، صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا سعید احمد جلال پوری نے مولانا غلام مصطفیٰ کے والد صاحب کی بلندی درجات کی دعا کی۔ حق تعالیٰ شانہ مولانا موصوف کے والد گرامی کو اپنے جوار رحمت میں مراتب عالیہ سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ قارئین ختم نبوت سے درخواست ہے کہ اپنی دعاؤں میں ان کو فراموش نہ فرمائیں۔

سانحۂ ارتحال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ پی آئی بی کالونی کراچی کے ایک دیرینہ کارکن اور مخلص ساتھی بھائی سمیع احمد ۲۹/اگست ۲۰۰۷ء بروز بدھ مختصر علالت کے بعد رحلت فرماگئے۔ اللہ جل شانہ ان کی قبر کو منور فرمائے، ان کے ساتھ رضا و رضوان کا معاملہ فرمائے۔ مرحوم ختم نبوت کے چھوٹے بڑے کاموں میں نہ صرف خود بھرپور حصہ لیتے تھے بلکہ اپنے دوست واحباب کو بھی اس طرف متوجہ کرتے تھے، جماعت کا کوئی بھی کام ہو اس میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے، خدا تعالیٰ ان کی سیئات سے درگزر فرماکر جنت الفردوس عطا فرمائے اور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔

مولانا غلام مصطفیٰ سے اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے مبلغین مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد نذر عثمانی، مولانا محمد یعقوب شجاع آبادی، مولانا خان محمد صابری، مولانا فیاض مدنی، مولانا محمد حسین ناصر نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ سے ان کے والد بزرگوار کے انتقال پر تعزیت کی اور بلندیٔ درجات کی دعا کی۔

سرائے نورنگ کے اسکول سے قادیانی استاذ کو تبدیل کیا جائے

سرائے نورنگ (محمد طیب طوفانی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرائے نورنگ کے پریس سیکریٹری صاحبزادہ امین اللہ نے وزیر تعلیم صوبہ سرحد سے اپیل کی ہے کہ وہ کوٹکہ شاہجہاں سرائے نورنگ کے پرائمری اسکول میں تعینات قادیانی استاذ ضیاء کو فی الفور اس اسکول سے تبدیل کرکے اس کی جگہ کسی مسلمان ٹیچر کو تعینات کریں اور اس قادیانی کو کسی قادیانی تعلیم گاہ میں متعین کریں اور مسلمان بچوں کو اس کے اثر سے محفوظ کریں۔

سرکارِ دو عالم ﷺ

حمید صدیقی لکھنوی

کونین میں شہرت ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کی
چھائی ہوئی رحمت ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کی

مومن کی نگاہوں میں فردوس سے بھی بڑھ کر
آغوشِ محبت ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کی

اے ارضِ مدینہ کاش آنکھوں میں تجھے رکھ لوں
جنت ہے تو جنت ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کی

انوارِ تجلی سے ہیں دونوں جہاں روشن
کیا شمع رسالت ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کی

مردے ہی نہ جی اٹھیں، پتھر بھی پڑھیں کلمہ
ٹھوکر میں وہ قدرت ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کی

لازم ہے جسے رہنا سرتاجِ امم بن کر
وہ خاص جماعت ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کی

طیبہ کا ہر اک کوچہ کیونکر نہ معطر ہو
پھیلی ہوئی نکہت ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کی

اے زائرِ خوش قسمت روضہ کی زیارت بھی
دراصل زیارت ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کی

تا حشر رہے یارب محفوظ حوادث سے
دل میں جو امانت ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کی

کہتے ہوئے مرقد سے محشر میں حمیدؔ آئے
مجھ کو تو ضرورت ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کی

بقیہ: غزوۂ بدر

غزوۂ بدر کے نتائج

غزوۂ بدر ایک انقلاب آفرین اور تاریخ ساز واقعہ ہے، اگر اس غزوۂ میں مسلمانوں کو شکست ہو جاتی تو بنی نوع انسان کی تاریخ کچھ اور ہوتی۔

غزوۂ بدر کو اگر نتائج کی روشنی میں دیکھا جائے تو اس کے دو پہلو ہمارے سامنے آتے ہیں، ایک پہلو یہ کہ اس غزوہ میں مسلمانوں کی فتح سے مسلمان قریش مکہ کے مقابلہ میں برابر کے فریق بن چکے تھے، عرب کے قبائل اور خصوصاً قریش مکہ پر مسلمانوں کی عسکری اور فوجی دھاک بیٹھ گئی اور تمام قبائل کو اس بات کا احساس ہو گیا کہ مسلمانوں کو ختم کرنا اور طاقت کے ذریعہ ان کا استیصال کرنا ناممکن ہے، اس وجہ سے یہود اور مدینہ منورہ میں موجود دوسرے قبائل نے مسلمانوں کے ساتھ مسلح جدوجہد ترک کر دی۔

اس فتح سے مسلمانوں کے سیاسی اور ثقافتی اثر و رسوخ میں بھی اضافہ ہوا اور اس طرح سے اسلامی تحریک کو مدینہ سے نکل کر سارے عرب میں پھیلنے کے لئے راہیں مل گئیں اور ایک اہم فائدہ اس فتح سے یہ ہوا کہ قریش کی قدیم تجارتی شاہراہ غیر محفوظ ہوگئی اور یہ قریش کی اقتصادی پوزیشن کے لئے ایک سخت خطرہ تھا اور وہ مال و اسباب جو اس تجارت کے ذریعہ مسلمانوں کے خلاف جنگوں اور ریشہ دوانیوں میں استعمال ہوسکتا تھا، اس پر ایک زبردست چوٹ پڑی اور یہ مسلمانوں کی بہت بڑی کامیابی تھی۔

غزوۂ بدر کے اگر دوسرے رخ کو دیکھا جائے یعنی یہ کہ اگر مسلمانوں کو اس جنگ میں شکست ہوتی تو مسلمانوں اور بنی نوع انسان کے لئے کیا مضر اثرات مرتب ہوئے۔

اگر مسلمانوں کو شکست ہو جاتی تو انسانیت توحید کی روشنی، رسالت کی ضیا پاشیوں، آخرت کے قانون جزا و سزا اور قانون عدل و انصاف، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت للعالمینی سے محروم ہو جاتی، دنیا امن و سلامتی سے محروم ہو جاتی، دنیا میں علم و حکمت کا احیاء نہ ہوتا، ثقافت انسانی میں جمود اور ٹھہراؤ آ جاتا، اخلاق حسنہ کی تکمیل نہ ہوتی اور انسانیت نہ جانے کب تک شرک و جہالت، ظلم و بربریت کی تاریکیوں میں بھٹکتی رہتی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میدانِ جنگ میں جو دعا مانگی تھی: ''اے اللہ! اگر یہ مٹھی بھر جماعت ہلاک ہوگئی تو پھر قیامت تک تیری پرستش نہیں ہوگی'' اس میں یہی حقیقت مضمر تھی۔

اس مٹھی بھر جماعت کے دم سے اسلام کی کرنیں سارے عالم میں پھیل گئیں ویسے تو تمام صحابہ کرامؓ ہی آسمانِ دنیا کے روشن ستارے تھے، لیکن وہ صحابہ کرامؓ جنہوں نے جنگِ بدر میں شرکت کی، ان کی تو بات ہی اور تھی، یہی وجہ ہے کہ نہ صرف عہد نبوی بلکہ خلافتِ راشدہ کے زمانے میں بھی اہل بدر کو دوسرے مسلمانوں سے افضل سمجھا جاتا تھا۔

یہ مسلمانوں کی قوت ایمانی اور حسن اعمال ہی کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے فرشتے نازل فرما کر مسلمانوں کی غیبی مدد کی، خدا کی طرف سے یہ وعدہ کسی وقت اور مقام کے ساتھ مشروط نہ تھا بلکہ یہ وعدہ ہر مقام اور ہر وقت کے لئے ہے، لیکن ضرورت صرف اس جذبہ ایمانی اور عشق حقیقی کی ہے جو اسلام کے دور اول میں تھا:

فضائے بدر پیدا کر، فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

☆☆..........☆☆

بقیہ: حضرت عائشہ صدیقہؓ

شاہد ہے اور وحی کے ذریعے حضرت عائشہؓ کی برأت ہوئی (ایک ایسا اذیت ناک واقعہ گزرا ہے جو طوالت کی وجہ سے یہاں درج نہیں کیا جاسکتا) کچھ لوگوں نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی تھی جس سے نہ صرف حضرت عائشہؓ کو صدمہ پہنچا تھا بلکہ رسول خدا کا بھی قلب و ذہن متاثر ہوا تھا اور آپ اللہ تعالیٰ کی جانب سے حضرت عائشہؓ کی برأت کے منتظر تھے۔

علمی حیثیت سے حضرت عائشہؓ کو نہ صرف عورتوں پر بلکہ چند صحابہ کرامؓ کو چھوڑ کر تمام صحابہ کرامؓ پر فوقیت حاصل تھی، ان کا شمار مجتہدین صحابہؓ میں ہے، حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ کے زمانے میں فتویٰ دیتی تھیں، اس طرح حضرت عائشہؓ مکثرین صحابہؓ میں داخل ہیں، ان سے ۲۲۱۰ احادیث مروی ہیں، جن میں ۱۷۴ احادیث پر شیخین نے اتفاق کیا۔ امام بخاریؒ نے منفرداً ان سے ۵۴ احادیث روایات کی ہیں، ۶۸ احادیث میں امام مسلم منفرد ہیں، بعض لوگوں کا قول ہے کہ احکام شرعیہ میں ایک چوتھائی ان سے منقول ہیں، ترمذی میں ہے کہ صحابہ کرامؓ کے سامنے جب کوئی مشکل سوال آ جاتا تو اس کو حضرت عائشہؓ ہی حل کرتیں، ان کے شاگردوں کا بیان ہے کہ ہم نے ان سے زیادہ خوش تقریر نہیں دیکھا، تفسیر، حدیث، اسرار شریعت، خطابت اور ادب و انساب میں ان کو کمال تھا، شعراء کے بڑے بڑے قصیدے انہیں زبانی یاد تھے۔

اس میں قطعی شک نہیں کہ اگر حضرت عائشہؓ رسول خدا کی رفیقہ حیات نہ ہوتیں اور آپ کی وفات کے بعد ۴۸ سال تک بقید حیات نہ رہتیں تو مسلمان آنحضور ﷺ کی نجی زندگی کے حالات، واقعات اور معاملات سے بے بہرہ رہ جاتے۔

☆☆..........☆☆

زیر سرپرستی: قطب الاقطاب، حضرت اقدس

خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

اور

شیخ المشائخ حضرت اقدس

سیّد نفیس الحسینی شاہ دامت برکاتہم

نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عظیم خوشخبری

مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی، چناب نگر

ضلع جھنگ میں عصری تعلیم اور شعبہ کتب کے کامیاب اجراء کا دوسرا سال، تجربہ کار، ماہر اور اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات اساتذہ کرام کی زیر نگرانی، دینی اور عصری تعلیم کا حسین امتزاج، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام ”مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر“ میں باقاعدہ عصری تعلیم اور وفاق المدارس العربیہ کے نصاب کے مطابق درسِ نظامی کا اجراء گزشتہ سال سے ہو چکا ہے، جس میں درج ذیل شعبہ جات الحمدللہ! بڑی کامیابی سے چل رہے ہیں۔ ☆ شعبہ حفظ وناظرہ کی متعدد کلاسیں، تجربہ کار قرأ کرام کی زیر نگرانی ☆ شعبہ نرسری تا پرائمری ☆ مڈل ☆ میٹرک ☆ شعبہ کتب میں درجہ متوسط کے تینوں درجات اور درجہ اولیٰ وصرف ونحو، ثانویہ عامہ تک۔ ادارہ ہذا میں قیام وطعام اور علاج معالجہ، کتب اور کاپیوں کی مفت فراہمی اور طلباء کو معقول ماہانہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے اور ہر طالب علم کی تعلیم وتربیت پر خصوصی اور انفرادی توجہ دی جاتی ہے۔ **داخلہ** کے خواہش مند طلباء کرام 7/شوال المکرّم 1428ء تا 15/شوال المکرّم تک اپنے والد یا سرپرست کے ہمراہ تشریف لائیں۔

نوٹ: داخلے کے خواہشمند طلباء اپنے والد یا سرپرست کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی اور موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

رابطہ کے لئے: مدرسہ عربیہ ختم نبوت، مسلم کالونی چناب نگر، تحصیل چنیوٹ، ضلع جھنگ

فون: 0476-212611، موبائل: 0334-4473036، 0301-7972785

منجانب: **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت** حضوری باغ روڈ ملتان (پاکستان) فون: 061-4514122

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت سے تعاون

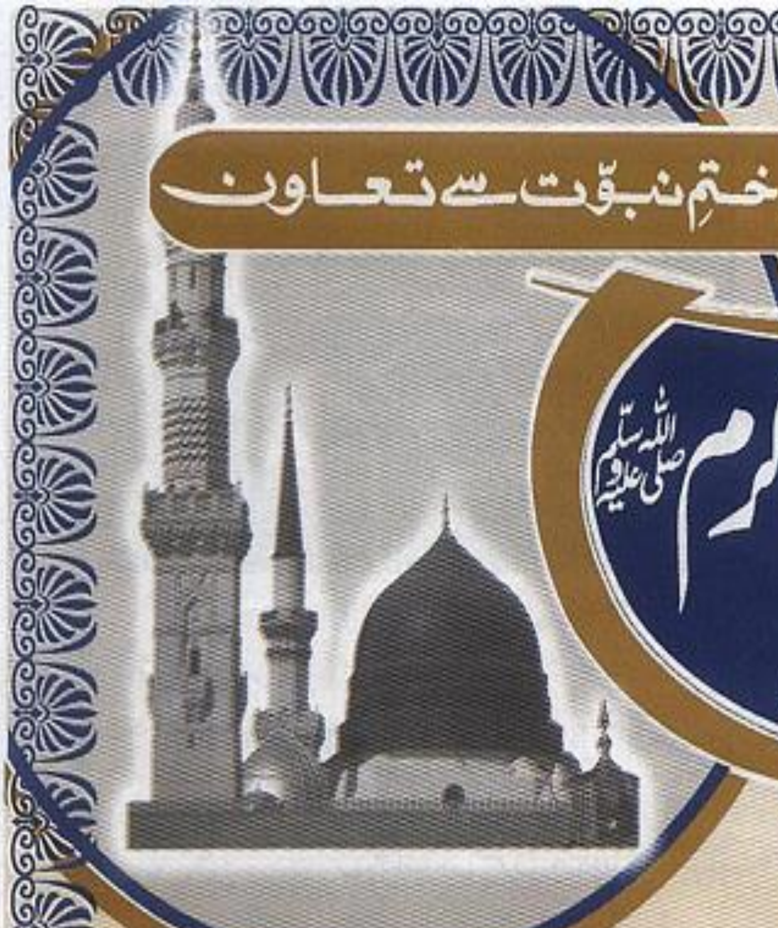

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم بنوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 4583486-45141522 فیکس: 4542277 اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340 اکاؤنٹ نمبر: 8-363 و 2-927 الائیڈ بینک، بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

مولانا خواجہ خان محمد — امیر مرکزیہ

سید نفیس الحسینی — نائب امیر مرکزیہ

مولانا عزیز الرحمن — ناظم اعلیٰ

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے